

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 10 جون 2003ء بمطابق 9 ربیع الثانی

1424 ہجری صحیح دس بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا  
تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۝  
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُتَّكِفِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَاطِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۝ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝  
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ۔

(ترجمہ): اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں بہت سی شاخیں (یعنی قسم قسم کے میوؤں کے درخت ہیں)۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں دو چشمے بہ رہے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (اہل جنت) ایسے بچھونوں پر جن کے استراطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جھک رہے) ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب ڊيره مهربانی۔ تاسو ته به علم وی چي کوم وخت کبني ڊا بورڊ ونه ڊے پيښور کبني او تڙ لے شول، چيف سيڪريٽري او آئي جي پي مرکزی حکومت او ايس ڊي ڪرل۔ خود قسمتي ڊا او شوه چي زمونڙه صوبائي حکومت پيښور نه، ڊا کيس چي شوڙي ڊے ڊا ڊگل بهار تھانڙي نه ترحيات آباد پورے شوڙي ڊے۔ زه يو تھانيدار هم نه پيريم خود ڊوي يو ڊ گل بهار تھانيدار Suspend ڪرو۔ ستي ايس پي ئے Suspend ڪرو او باقي ٽول خلق ئے هم ڊا سي پري خود ل۔ ستي ايس پي ڊي کبني خه قصور ڊے؟ ڊا ايس ايچ او خه قصور ڊے؟ چي تر کومه پورے ڊم جسٽريٽ، ستاسو ڊي سي او چي ڊے، ڊا ڊسٽرڪٽ ناظم چي ڊے دهغه ذمه داري ده چي هغه ڊا لاهي چارج خبره او ڪري۔ ڊي سي او ذمه داري ده چي هغه ڊا Law and order situation ذمه واري واخلی خوزه ڊا ٽيوس کوم ڊا سينيئر وزير صاحب ناست ڊے چي ڊا ايس پي او تھانيداران، دهغوي خه قصور ڊے چي يو ستي ايس پي سسپنڊ نيري نو Why not ڊا ايس پي نو Why not کنتونمنٽ بورڊ ايس پي؟ نو ڊا صرف يو کس باندي په يو علاقه کبني دومره زياتے کول، خود بيا هم هغه خبره ده، Own کوي خلق، پريس کانفرنس کوي، چي مونڙه ڪرئي ڊي بيا به هم کوڙ، هغوي ته خوک خه نه وائي خود ايس پي او ايس ايچ او عاجز سسپنڊولو باندي، زه خود و ايم چي ڊا ظلم ڊے۔ ايم ايم اے حکومت ته ڊا پڪار ڊي چي انصاف به ئے ڪرے وو۔ ڊا انصاف نه ڊے چي سرے ايس پي، ڪار ٽول ڊسٽرڪٽ کبني ڪيري او خالي يو ڊ ستي ايس پي Suspend شي۔ نو پڪار ڊا وو چي ڊي سي او، پڪار ڊا وو چي ضلعي ناظم، پڪار ڊا وو چي ڊ ضلع ڊي آئي جي، پڪار ڊا وو چي دهغوي ذمه داري وے ڊا خود ايس پي نه وي وئيلي چي تاسو فائر او ڪري، نه ئے وئيلي ڊي چي لاهي چارج او ڪري، نه ئے ڊا وئيلي ڊي چي آنسو گيس او غور ڪوي۔ نو بيا هم چي پت خلق وي او بيا چي په حجره خلق، هغوي وائي چي مونڙه ڪرئي ڊي او بيا به هم کوڙ دهغوي خلاف ايڪشن نه اخلي او ڊا هسي اخلي۔ نو ڊا زما خيال ڊے ڊير ظلم ڊے۔ ڊا ايم ايم اے حکومت سره ڊانه وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو خبره وه بشیر احمد بلور صاحب، د دې ډی آئی جی مردان څه قصور وو؟

جناب بشیر احمد بلور: هغه خو جی مرکز سره ستاسو سره نو مونږه Agree کوؤ کنه، هغه نه خو مونږه انکار نه دے کرے۔ تاسو دلته چې هر یو تقریر کرے دے مونږه هغه ویلکم کرے دے۔

جناب سپیکر: او جی۔

جناب بشیر احمد بلور: خو مونږه دا وایو چې دا ظلم نه دے پکار او بیا خاصکر مونږه غوندې دنیاوی خلق وی نو مونږه خو غلط کارونه هم کوؤ خیر دے، خو ایم ایم اے حکومت د خدائے او درسول خبره کولو خلق داسې غلط کار کوی نو هغه بیا ډیر زیاتے دے۔ یو عام سرے چې غلط کار کوی۔ دومره جرم دار نه دے چې پوهه سرے کوی هغه بیا ډیر جرم دار دے۔

جناب سپیکر: جی۔ سراج الحق صاحب څه وئیل غوښتل غواړئ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دایو د اسمبلی ممبر محبت علی ظفر حق رسیدلے دے دهغوې په حق کښې دعا او کړئ۔

جناب سپیکر: مولانا مان الله صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: معافی غواړم زما د خبرې جواب او کړئ کنه۔ بیا به روستو د عاهم کوؤ او هر څه به کوؤ۔

جناب سپیکر: مولانا مان الله حقانی صاحب دعا کریں۔ کیونکه وه اس ایوان کے معزز رکن تھے۔ محبت علی ظفر صاحب کے حق میں دعا فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے معفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔! جناب سپیکر صاحب وقفے کے بعد اجلاس کا آغاز ہو رہا ہے۔ ہم سب کو خوش آمدید کہتے ہیں اور بلور صاحب نے پشاور میں جن افسران کی معطلی کے بارے میں توجہ دلائی ہے اور اس پر بھی توجہ دلائی ہے۔ کہ جو بعض دوسرے لوگ ہیں انکو بھی اس میں

شامل کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت جس کی بھی ہو ضرور یہ بالضرور کسی نہ کسی پارٹی کی حکومت ہوتی ہے، انتظامیہ اور عدلیہ یہ وہ ذمہ دار ترین ادارے ہیں۔ جن کی نظر میں حکومت کے افراد ہوں یا پوزیشن کے افراد ہوں وہ برابر کے ہونے چاہئیں اور جو لوگ بھی باہر نکلتے ہیں اور اس طرح کا اگر کوئی کام کرتے ہیں کہ جس کی باقاعدہ اجازت قانون نہیں دیتا تو انکو روکنا چاہئے۔ اس بنیاد پر حکومت نے کارروائی کی ہے اور جن افسران کو انہوں نے یعنی محکمے نے ذمہ دار سمجھتا ہے انکو سزا دی ہے، معطلی کی ہے اور ابھی یہ Process جاری ہے۔ بلور صاحب نے باقی جن افراد کے بارے میں توجہ دلائی ہے اگر یہ انکو بھی ذمہ دار سمجھتے ہیں کہ واقعی ان میں اور بھی کسی نے غفلت کی ہے تو وہ بھی ہم نوٹ کریں گے لیکن ہم قانون کی حکمرانی کو قانون کی بالادستی کو یقینی بنانا چاہتے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: زہ مشکوریمہ د سینئر منسٹر صاحب، ما دا نہ دی وئیلی چپی دا خلق دی او دوی سرہ نور ہم اونیسی۔ نہ چپی کوم بے گناہ خلق دی، ہغوپی مہ Involve کوئی۔ چپی کوم خلق گناہگار دی Responsible سرپی د اونیولے شی۔ ہغہ دخرپہ خائے کلال داغلو والا خبرہ د نہ کوئی۔ زما دا مطلب دے چپی تاسو دا مہربانی او کپری، اوس ایس پی یا تنہانیدار اول زہ داتپوس کوم، تاسو دا Experience دے تاسو پہ دپی کرسی باندپی ناست یئی۔ زہ دا وایم چپی ایس پی آرڈر کولے شی چپی لاتیھی چارج او کپری؟ تنہانیدار آرڈر کولے شی چپی لاتیھی چارج او کرائی؟ خما دا مقصد نہ دے چپی نور Involve کپری۔ زہ وایم چپی کوم خلق بے گناہ دی، ہغہ مہ کوئی چپی کوم خلق گناہگار دی۔ زما ہیخ چا سرہ د بنمنی نہ دہ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: چپی کوم گناہگار دی د ہغوپی خلاف د ایکشن واخلی۔ کوم خلق چپی بے گناہگار نہ وی ہغہ خلق پریردی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کونسن نمبر 211، محترمہ یاسمین پیر محمد خان صاحبہ! Not present۔ کونسن نمبر 226، محترمہ یاسمین پیر محمد خان صاحبہ، Not present۔ کونسن نمبر 301 جناب مظفر سید صاحب۔

\*301- جناب مظفر سید: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ میں ضلعی اور تحصیل دفاتر کی گریڈ 11 اور گریڈ 16 کی آسامیاں خالی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گریڈ سولہ کی آسامیوں کے لئے کوالیفائیڈ ایس اے ایس اکاونٹنٹ موجود ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل اکاونٹنٹ آفس میں تقرری کے لئے بھی کوالیفائیڈ ایس اے ایس اکاونٹنٹ موجود ہیں;

(د) اگر (الف تا ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو پھر مذکورہ خالی آسامیوں پر موجود کوالیفائیڈ ایس اے ایس کو ترقی کیوں نہیں دی جاتی ہے اور بے روزگاری پر قابو پانے کے لئے ان گریڈ گیارہ کی خالی آسامیوں پر تقرری کیوں نہیں کی جاتی ہے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ کے چند ضلعی دفاتر میں گریڈ گیارہ اور سولہ کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ جن کو پر کرنے کے لیے کارروائی جاری ہے جبکہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے نظر ثانی شدہ باب نمبر بارہ کے تحت تحصیل اکاونٹنٹس دفاتر کے قیام کی ضرورت نہیں رہی نتیجتاً مذکورہ دفاتر میں گریڈ گیارہ اور سولہ کی آسامیوں پر بھرتی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ گریڈ سولہ (اکاونٹنٹ) کی آسامیوں کے لئے ایس اے ایس کوالیفائیڈ سب اکاونٹنٹ موجود ہیں۔

(ج) جیسا کہ مذکورہ بالا جواب (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ تحصیل اکاونٹنٹس دفاتر کے قیام کی ضرورت نہیں رہی نتیجتاً مذکورہ دفاتر میں بھرتی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

(د) جہاں تک ضلعی اکاونٹنٹ دفاتر میں گریڈ گیارہ کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کا تعلق ہے اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ گریڈ گیارہ میں سب اکاونٹنٹ کی پوسٹ پر تقرری ابتدائی بھرتی کے ذریعے کی جاتی ہے جبکہ صوبائی حکومت نے ابتدائی بھرتیوں پر پابندی عائد کر رکھی ہے اس لئے مجاز حکام کو بھرتیوں پر

پابندی میں نرمی کے لئے استدعا کی جا رہی ہے اور جو نہی اجازت مل جائے تو مروجہ طریقہ کار کے تحت مذکورہ خالی آسامیاں پر کی جائے گی۔

علاوہ ازیں جیسا کہ جواب (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ تحصیل اکاؤنٹس دفاتر کے قیام کی ضرورت نہیں رہی اس لئے مذکورہ تحصیل اکاؤنٹس دفاتر میں بھرتی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

جناب مظفر سید: دسوال د جواب نہ خو کافی حدہ پورے زہ مطمئن یمہ خو چہ عملی طور بہ دا کلہ پر کیبری او کلہ بہ دا کمے پورہ کیبری؟ نو کہ منسٹر صاحب یقین دہانی او کپڑی پہ فلور بانڈی او مونبرہ تہ پتہ اولگی۔ بھر حال جوابات د دہی حوصلہ افزاء دی۔

جناب سپیکر: مطمئن یئے۔ نیکیٹ کونسیجین سوال نمبر 358 جناب الحاج محمد آیاز خان صاحب (Absent it lapses)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اب تو یہ اس ہاؤس کی پراپرٹی بن چکے ہیں یہ کونسپنڈز جو آئے ہیں یہاں پر گو کہ جنہوں نے کونسپنڈز دیئے ہیں وہ موجود نہیں ہیں۔ لیکن یہ انتہائی اہم سوال ہیں۔ اس لئے ہم ان پر سپلیمنٹری کرنا چاہیے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں مطلب یہ ہے کہ کیسے ہو؟ جب پیش نہیں ہوا تو پھر کیسے ضمنی سوال ہو سکتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب آپ نے ٹیبل پر رکھ کر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں Traditions اور یہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جب آپ نے اسکو ٹیبل پر رکھا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: تو یہ تو ہاؤس کی پراپرٹی بن گیا ہے۔

جناب سپیکر: نیکیٹ نیکیٹ سوال نمبر 237 پیر محمد خان صاحب۔

\*237- جناب پیر محمد خان: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت کے زیر ملکیت بہت سے ریٹ ہاؤسز/ فرنیچر ہاؤسز موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے بعض ریٹ ہاؤسز کو لیز یا کرایہ اور بعض قیمتاً فروخت کئے جا چکے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے بعض واپس بھی کئے جا چکے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو؛

جن ریٹ ہاؤسز / فرنیچر ہاؤسز کو کرایہ پر لیز یا فروخت کیا جا چکا ہے۔ انکی تاریخ وار تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں ان میں سے بعض لیز پر دیئے جا چکے ہیں۔ لیکن ان میں سے قیمتاً کوئی بھی فروخت نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر: مطمئن یئے۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر آپ اس پر رولنگ دے دیں کہ اگر کوئی Mover موجود نہ ہو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں اگر Mover موجود نہ ہو تو اس سوال کو Lapsed consider کیا جائیگا

اور کوئی سپلیمنٹری نہیں کرے گا۔ I want a ruling from the chair۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: شکریہ! اس پر میں نے دو مہینے پہلے ایک قرارداد دی تھی۔

جناب پیر محمد خان: نہیں سپیکر صاحب اس پر رولنگ نہ دیں۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: سپیکر سر! دو مہینے سے میں نے ایک قرارداد دی ہوئی ہے۔

جناب پیر محمد خان: کیونکہ رولز میں گنجائش ہے۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی پر اور آپ نے ابھی تک اس کا کچھ نہیں کیا۔ میں نے آپ سے کہا بھی لیکن وہ نہیں آئی۔

جناب پیر محمد خان: نہ کہ ہغہ نہ دی، بل سہرے کو لے شی پرے۔

جناب سپیکر: آئے گی۔ آئے گی۔ جی پیر محمد خان صاحب؟

جناب پیر محمد خان: تھیک دہ سپیکر صاحب Not pressed۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب زرگل: خبری طے شوے د پیر محمد خان صاحب کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کونسچن نمبر 276 جناب پیر محمد خان صاحب۔

\*276۔ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم پی اے ہاسٹل گزشتہ تین سال سے نیب کے قبضہ میں تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نیب والوں نے عرصہ تین سال کا نہ تو کرایہ ادا کیا اور نہ گیس اور بجلی کے بل ادا کئے ہیں،

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے مذکورہ کرایہ اور بلز کی ادائیگی کے لئے رابطہ کارادہ رکھتی ہے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ نیب والوں نے نہ تو کرایہ ادا کیا ہے اور نہ گیس کا بل ادا کیا ہے۔ صرف بجلی کا بل ادا کیا ہے۔

(ج) جی ہاں۔ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے کرایہ کی ادائیگی اور گیس کے بل کی ادائیگی کے لئے رابطہ کریں گی۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! دیکھنی۔ سپیکر صاحب لبر غوندہ

ضمنی بہ او کرم۔ د (ب) پہ جواب کبھی چھی آیا یہ درست ہے کہ نیب والوں نے عرصہ تین

سال کا نہ کرایہ دیا ہے اور نہ گیس اور بجلی کے بل۔ دوئی وائی چھی صرف د بجلی بل ئے

ور کرمے دے دگیس بل ئے ہم نہ دے ور کرمے او دا ایم پی اے ہاسٹل چھی کوم



درے کاله دوئی سره وو دهغے هغه کرایه هم دوئی نه ده راکړے نو آیا د دوئی دهغوې سره تراوسه پورے څه رابطه نه ده شوې؟ او که نه رابطه شوې ده او دهغوې انکار کړے دے؟ دهغوې څه وائی چې کرایه راکوی او که نه راکوی او د گیس هغه بل او د تیلی فون هغه بل راکوی یا نه راکوی۔

جناب سپیکر: جی۔

سینر وزی خزانہ: جناب سپیکر صاحب اگر چې اوس خود دې خطونودا رواج هغه پخوانے نه دے یا ئے د فیکس سسٹم راوتے دے او دا ډیر زیات تیز دے خو بیا هم بعض دفاترو کبني دا د فیکس کله نه کله مشکلات په دې وخت باندې پيښ شي او دهغې هغه جواب زر رانه شي۔ د دوئی مختلف مؤقف دے يو دادے چې Government to Government معامله ده او په دې وجه باندې که يو گورنمنټ د بل گورنمنټ کرایه ادا نه کړی نو داچندان څه ډیره اهمه خبره نه ده خو بهر حال زمونږه ډیپارټمنټ بیا هم رابطه کړیده او هغه پیوسته شجر سے امید بهار رکھ، په بنیاد باندې مونږه وایو چې کیدے شي چې دا کرایه به مونږ ته هغوې راکړی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالماجد: ضمنی سوال کومه جناب۔

جناب سپیکر: عبدالماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد: صرف د کرایه خبره نه ده زه دا سوال کومه جی چې آیا په دې چې دا کومه خرچې اوشوه، د دې په Maintenance چې د کومه حصے نه جیل جوړ شوې وویا په هغې کبني څومره کروړونه دغه اوشو آیا د دې ادائیگی به کوی او که نه؟

جناب سپیکر: دا خو Fresh سوال دے زما په خپل خیال چې انفارمیشن

غواړی۔ نیکسټ کوسچن نمبر 277 جناب پیر محمد خان صاحب۔

\*277۔ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران ایم پی اے ہاسٹل سے سینکڑوں کی تعداد میں چارپائیاں، کرسیاں، میزیں، ٹیلی ویژن اور دیگر سامان گم ہو گیا ہے؛  
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گم شدہ سامان کی تفصیل اور اب تک اس مد میں وصول شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ درست نہیں ہے۔  
 (ب) چونکہ سامان گم نہیں ہوا۔ لہذا تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب پہ دی کبھی ماسوال داسی کرایدے چپی ایم پی اے ہاسٹل نہ زمونزہ اندازہ دا دہ چپی فرنیچرے او زاہرہ تی وی گان ڊیر سامان ورک شوپی دے او دا خبرہ چپی دا چا او رے دی؟ نو دوی انکار کرایدے چپی دا سامان نہ دے ورک شوے۔ نو آیا حکومت د دی انکوائری تہ تیار دے چپی زمونزہ خہ یوہ خصوصی کمیٹی جو رہ شی۔ د ڊپٹی سپیکر صاحب ایم پی اے ہاسٹل خو دھغوپی سرہ دھغوپی نگرانی کبھی یو کمیٹی جو رہ کپی چپی ہغہ د دی انکوائری او کپی۔ نو د دی انکوائری تہ دوی تیار دی چپی واقعی سامان نہ دے ورک شوپی کہ ورک شوپی دے؟ زما خپلہ Plea دا دہ چپی سامان ورک شوپی دے۔ فرنیچرے، پہ ہغے کبھی کرسی پہ ہغی کبھی پلنگونہ اور نور ڊیر سامان ورک شوپی دے۔

جناب نثار صفدر خان: جناب عالی! پیر محمد خان کا جو کوسچن ہے۔ میں اسکو صحیح سمجھتا ہوں۔ اسکی انکوائری کی جائے کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ جو ہمارے ایم پی اے ہاسٹل کے جو ملازمین ہیں وہ بھی گم ہو چکے ہیں۔ بیرے بھی نہیں ہیں وہاں پر، باورچی بھی نہیں ہیں۔ مہربانی کر کے ہمیں بتایا جائے۔ کیونکہ اس سے پہلے ہر بلاک میں ایک ایک باورچی ہوتا تھا۔ یاد دہو ہوتے تھے۔ ابھی وہاں پر ہم ہر روز ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ کہ وہ کدھر ہیں؟ تاکہ ہمیں وہ کوئی چائے پاروٹی وغیرہ بنا کر دیں۔ تو مہربانی کر کے اسے خصوصی کمیٹی کے حوالے کریں۔ کیونکہ ہمارے بیرے بھی گم ہو گئے ہیں اور ہمارے باورچی بھی گم ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: تمام Procedure پورا ہوا ہے Advertisement انکی گمشدگی کی دی ہوئی ہے۔  
 جناب نثار صفدر خان: سر! ہم ہاؤس کو بتا رہے ہیں تاکہ وہاں پر وہ لوگ نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب نثار صفدر خان: آپ لوگ جائیں نا، آپ تو منسٹر زبن گئے ہیں ادھر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب د ایم پی اے ہاسٹیل پہ بارہ کبھی پہ دیکھنی زما ہم یو ضمنی کوئسچن دے او دھغہ دا چہی د ایم پی اے ہاسٹیل Exchange چہی ڈیر پرانا او ڈیر زور او توله صوبہ دہ او دوہ نمبرے دی او ہغہ دومرہ Engage وی چہی بالکل ہغہ خلق مایوسہ کوی۔ دے وجہ بانڈی مونبرہ پہ دہی فلور بانڈی مخکبھی ہم کوئسچن کرے وو، مخکبھی مو تپوس کرے وو، یوخل بیا جناب سپیکر صاحب، چہی دا ڈیر مہربان سپیکر صاحب دے چہی کلہ ورتہ چائے توجہ را گر خولے دہ نو فوراً ئے حکم کرے دے۔ نو مونبرہ دا توقع لرو چہی دہی Exchange دتھیک کولو او دہی Exchange د بدلولو او Digital exchange د لگولو د پارہ حکومت زر تر زرہ اقدامات کوی۔ او کلہ بہ کوی؟ نو دا بہ جناب سراج الحق صاحب جواب کوی ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: دوہ خبری ڈیرے ضروری دی۔ مطلب دا دے حکومت لہ یو جیلونو اصلاح کول خکہ چہی دا ضروری دہ او بل د ایم پی اے ہاسٹیل دیکھ بہال کول، دا بہ سراج الحق صاحب او وائی چہی پہ دے دوہ خیزونو بانڈی خصوصی توجہ ور کول غواہی، خکہ چہی زمونبرہ خپل مستقبل پہ دغہ کبھی خہ نہ خہ صورت کبھی خو وابستہ وی کنہ۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر): جناب سپیکر صاحب دا بعضے ملگری پہ دہی ایم پی اے ہاسٹیل کبھی نئی راغلی دی او چہی کوم زاہرہ دلته پارلیمنٹین ناست دی او دھغوی پہ علم کبھی دا خبرہ دہ چہی دا ایم پی اے ہاسٹیل اوس چہی پہ کوم صورت کبھی دے دا داسی نہ وو۔ اوس پکبھی الحمد للہ یو بنہ بنکلے جماعت شتہ او د ایم پی اے ہاسٹیل د کمرے سرہ د میلمانو د ناستے انتظام شتہ او کینتین پکبھی شتہ دے، التبہ دا ایکسچینج طرف تہ ئے چہی کومہ توجہ را گر خولہ دھغی بہ مونبرہ جائزہ اخلو۔ واقعی کہ دا ایکسچینج داسی وی چہی قابل د بدلونے وی نو دا بہ

بدلوؤ او مونبرہ د خپل وس مطابق ایم پی اے حضراتو ته یو مکمل سهولت مهیا کولو پابند یو او کوشش مو دادے او ز مونبرہ خودا خواہش دے چې څنگه نقشه په قومی اسمبلی کښې د قومی اسمبلی د ممبرانو د ه او دهغوې ته څومره هلته کښې د کار کولو د پاره یعنی زه دا نه وایم چې مونبره مراعات وړ کوؤ۔ مراعات یو بڼه Message نه دے دعوامو د پاره خو مونبره وایو چې دد وی بنیادی ضروریات پوره کوؤ چې دوی ډیر په اطمینان سره د قوم رهنمائی او کړی او د قوم مسائل دلته حل کړیس۔ نو د دې ایکسچینج په باره کښې به ان شاء الله مونبره جائزه اخلو۔ او تر څو چې د پیر محمد صاحب سوال دے او دے خو رور نو دا دواړه ډیر اهم دی خو زما خیال دے چې مونبره ته خو اوسه پورے چا داسې شکایت نه دے کړے چې ز مونبره په هاسټل کښې لکه یا د کرسی کمرے دے یا د بل کت کمرے دے بلکه ډیر د اطمینان اظهار دغه کوی البته په کوم ځائے کښې د کرسی یا د کت یا دغه کمرے وی۔ نو داسې هم، ز مونبره داد پښور رونه هم ډیر میلمه دوست دی ان شاء الله او د بهر نه راغلې چې کوم میلمانه دی د هغوې په هر لحاظ سره مونبره ان شاء الله دا به پوره کوؤ۔ باقی چې کوم هغوې او وائیل چې کوم سامان ورک شوې دے نو که د دوی په نالج کښې داسې څه سامان وی چې هغه ورک شوې دے لکه دے مخکښې نه اسمبلی کښې چونکه پاتے شوې دے او کوم کت چا اوړے وی یا کومه گمله چې اوړے وی یا کومه کرسی ئے اوړے وی نو چې پیر محمد خان صاحب دهغې نشاندھی او کړی نو ان شاء الله دهغې دلتهون د پاره او دهغې د واپس د راوړو د پاره به مونبره بهر پور کوشش کوو۔

جناب پیر محمد خان: داخو په انکوائری باندې کپری سپیکر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: سپلیمنټری جناب سپیکر سر سپلیمنټری۔ جناب سپیکر دوی دے

جواب کښې وئیلی دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر منستر صاحب هم ووائیل او جوب کښې ئے هم

لیکلئ دی چې هیڅ سامان ورک شوې نه دے۔ کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ ابھی جو یہ

نئی اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے اسکے بعد ایم پی ایز ہاسټل کے لئے سامان پر کتنا خرچہ ہوا ہے؟ کوئی سامان

خریدایا ہے؟ چلیں خرچے کا معلوم نہیں ہے۔ تو کوئی سامان خریدا گیا ہے؟ فرض کریں اگر سامان خریدا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پرانا سامان گم ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد خان: مسٹر سپیکر سر۔

جناب سپیکر: جی ارشد خان صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: او جی د مخکنہ پیسے ئے کمے اغستی، اوس کرایہ ئے زیاتہ کھری دہ نوز مونبرہ پہ تنخواہ کنبہ اضافہ نہ کیبری او پہ کرایہ کنبہ اضافہ کیبری ددوی د طرف نہ ددی خبری د۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ سراج الحق صاحب بہ پہ دہی باندہی غور کوی۔

جناب عبدالاکبر خان: دا خو جی د اتو میا شتو نہ غور شوے دے۔

جناب سپیکر: زما پہ خیال دا پیرہ ئے پہ سنجیدگی باندہی غور شروع کھری دے۔ خکہ ہغہ د قومی اسمبلی ذکر او کرو۔ او کنہ۔ او۔ سراج الحق صاحب Next جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب دا مسئلہ حل نہ شوہ کنہ چہ دا انکوائری خکہ ضروری دہ زہ دا نہ وایم۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ہغہ وائی دوی سرہ بہ Liaison اوساتو۔

جناب پیر محمد خان: عبدالاکبر خان خو ڀیرہ بنہ خبرہ او کرہ چہ نوے فرنیچر اغستے شوے وی نوخہ شے ئے اغستے وی ہغہ زور خہ شو؟ خبرہ دا دہ چہ ہغہ زور خہ شو؟ نو دا خو ڀیرہ معمولی انکوائری دہ۔

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال دخو ہاؤس او لائبریری دا کمیٹی دہ او ہغہ د ددی

تحقیقات او کروی۔ ہغہ لست ترے او غواری او کمیٹی دا وغواری۔ چہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب پیر محمد خان: ہغے تہ ئے حوالہ کروی کنہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ڊپٽي سپيڪر صاحب ئے چيئر مين دے۔

جناب پير محمد خان: تاسو ورتہ حولہ کړئ نو د هغه به ذمه داری شی نو هاؤس ته به راشی۔

جناب عبدالاکبر خان: ڊپٽي سپيڪر صاحب ته به پته وی کنه، چي څومره سامان ئے نوے اغستے وی چي څومره سامان ئے نوے اغستے وی نوزور نه وو کنه۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: Detailed report د ایوان ته پیش کړئ۔

جناب انور کمال خان: جناب سپيڪر صاحب که اجازت وی جی؟ که تاسو یا دوی ما د ڊي ورسټو سيشن کښي اغلباً دا سوال کړے وو او دوی دے ایم پی اے هاسټل متعلق مونږه ته چي کوم اخراجات بنودلی وو هغه تقریباً څه ایک کروړ، اسی لاکه، ایک کروړ پچھتر لاکه روپي دوی راتہ بنودلے وو چي دا زمونږه په ڊي هاسټل Renovation چي څه وخت دوی مونږه د پاره عقوبت خانے جوړولے او بیا دهغي نه پس چي کوم دوی وائی چي تاسو ته داسهولیات مونږه درکړئی دی چي هغي سره دا کمرے دی۔ دا سهولیات خو تاسو ایم پی ایز ته نه دی ورکړئی۔ داخو هغه خلقو د خپلو ځانونو د پاره کانفرنس رومز جوړ کړی دی چي کوم مونږه ته په وراثت کښي اوس اوس ملاؤ شول۔ نو هغه ایک کروړ، اسی لاکه روپي خو دوی پخپله تسلیم کړی دی او دا په ریکارډ باندې دی۔ هغه زما خیال دے چي اوس به هم د اسمبلی په ریکارډ باندې وی۔ چي هغي کښي ډیر لوئے فرنیچر اغستې شوې دے۔ نو چي دا کوم طرف ته نشاندھی عبدالاکبر خان او کړله نو هغه د ڊي لکھونو روپو فرنیچر ئے په مختلف اوقاتو کښي اغستې دے نو د ڊي د مطلب دے چي هغه زور فرنیچر غائب شوې دے او ځما خیال دا دے جی چي کوم ایم پی ایز په ڊي هاسټلو کښي اوسپړی۔ نو هغوي به د ڊي خبرې وضاحت او کړئی چي آیا په ایم پی اے هاسټل کښي اوس نوے فرنیچر شته او که نشته؟

مولانا عرفان اللہ: جناب سپیکر صاحب پہ ایم پی اے ہاسٹیل کبھی اوس فرنیچر مکمل نہ دے۔ ڊیرے کمرے دی چھی هغی کبھی فرنیچر بالکل نشته۔ زه د خپلے کمرے مطالبه کولے شم چھی هغی کبھی فرنیچر نشته۔ دغه رنگ ڊیرو کمره کبھی فریجونه هم نشته او دے نه علاوه دا خبره هم ده چھی د ایم پی اے هاسٹیل کومے کمرے دی، آیا د ڊی د تقسیم څه طریقہ کار دے؟ دا په میرٹ باندی تقسیمیری که نه چا اونیوه، هغه ته به حواله کیږی؟ دے باره کبھی د مونږه له جواب راڅری شی۔

جناب سپیکر: ڏیټی سپیکر صاحب۔

جناب اکرم اللہ شاہد (ڏیټی سپیکر): جناب سپیکر، تر څو پورے چھی د انور کمال د ڊی Estimate اندازه اولگوله چھی دا ایک کروږ یا څه د پاسه دی نو زما د علم مطابق تقریباً څه ستر، بهتر لا که روپی دی جی او هغی کبھی Electrification renovation نو فرنیچر، دا قالینونه، کمبلے، ائرنډ شینے، فریجونه، دا هر څه پکبني دی جی نو دا خوز مونږ دراتلو نه مخکبني هغوی د ڊی Estimate جوږ کمرے وو او هغه لگیا دی کار پرے کوی۔ تر څو پورے چھی هاسٹیل کبني د سهولیاتو خبره ده نو هغه هر یو کمرے کبني مونږه د اکوشش کمرے دے چھی چونکه ممبران خو ډیر دی او کمرے لږے دی۔ نو بهر حال هغه مونږه دومره بنه طریقې سره انتظامات او کږل چھی اوس چاته تکلیف نشته۔ باقی د هرے کمرے کبني ائرنډیشن لکیدلے دے او د هر یو ملگری اوس دا مطالبه ده چھی ماته نوئے ائرنډیشن اولگی نو هغی باندی چھی کوم ځایونو کبني هغه Out dated دی، هغه ډیر خراب دی نو هغی د پاره مونږ ورکس اینډ سروسز سپکرتیری ته لیکلنی دی هغه ته مو وائیلی دی چھی مونږ ته نوئ ائرنډیشنے راوړی او فریجونه هم راوړی۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب هغه سلسله کبني اشاره خواوکره کنه چھی مخکبني مونږه هم هاسٹیلو کبنيپاته شوی وو۔

جناب ڏیټی سپیکر: تر څو پورے جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب دا سوال جی دا سوال۔ بالکل تاسو دے جواب تہ تاسو پخپلہ باندی او گورئ۔ ہغہ دا سوال کوی چہ "آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران ایم پی ایز ہاٹل سے سینکڑوں کی تعداد میں چارپائیاں، کرسیاں، میزیں، ٹیلی وژن اور دیگر سامان گم ہو گیا ہے" ہغہ وائی نہیں یہ درست نہیں ہے۔ نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دے لہ راحمہ جی۔ دے نکتے لہ راحمہ جی۔

جناب سپیکر: جی ڈپٹی سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سپیکر ہغہ دا دہ جی چہ د دہ نہ مخکبئی چہ کوم حالات پہ ہا سٹیلو کبئی وو۔ مونر ہم پکبئی پاتے شوہ یو جی نو کوم سہولیات چہ نن دی ہغہ مخکبئی نہ وو جی۔ یو دا جی چہ کوم د سامان د گمشدگی دوی وائی نو دیکبئی چہ کوم سامان نوے دے سی اینڈ ڈبلیو والا اغستی دے، ہغہ سامان چہ کوم زاہہ کمبلے، فرنیچر دی، ہغہ ئے توله Obsolete کہے او خہ ہلتہ گودام کبئی پراتہ دی نو بہر حال دوی او گورئ چہ یرہ خہ پکبئی ورک شوہ دی؟۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: تاسو او گورئ مطلب دا دے چہ Detail report بیا راورئ۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب داد دريو کالو ریکارڈ کتل غواہی چہ درے کالہ متواتر نوے Purchasing شوی دی۔ زاہہ خہ شو؟ دانوے نوے شے اوس کہ کبئی، مونر دانہ وایو، تھیک دہ۔ خو بعضو کمرو کبئی لکہ زمونرہ مولانا صاحب چہ خبرہ او کرہ۔ واقعی خبرہ دہ چہ ہغی کبئی د فرنیچر تکلیف دے، پہ ہغی کبئی اے سی گان داسی نشتہ چہ ہغہ بعضے زاہہ اے سی گان شتہ چہ ہغہ الٹا کمرہ گرمی۔ یخہ وی ئے نہ۔ الٹا ئے گرمی۔ نوہغہ بہ ہغی کمرے نہ، ہغہ بہ مجبوراً وائی چہ ہغہ لرے کرہ نوزہ خکہ وایم چہ دے پسے انکوائری ضروری خبرہ دہ خہ انکوائری داوشی۔



مولانا عبدالرحمن: سپيڪر صاحب زمونڙهه په ڪمرو ڪبني خو ڏڃڪلو اوبه هم نه ملاويڙي۔ نه ڪولر شته، نه فريج شته، هيڃ هم نشته۔ وائي چي مونڙهه سهوليات وركوڙ۔ داڃنگه سهوليات دي؟

جناب مختار علي: سپيڪر صاحب ما دا خبره ڪوله جي۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جي مختار علي خان۔

جناب مختار علي: چي سينئر منسٽر صاحب خو خبره ڪري وه هم په دي فلور باندي چي مونڙهه ده او سنو ممبرانو ته به چي ڄومره زمونڙهه نه ڪيدي شي۔ چي دوي دغه ڄائے ڪبني په آرام او په سڪون ڪه يوه شپه وي ڪه دوه شپه وي، تيرے ڪري نو دا ڃنگه چي ڊپٽي سپيڪر صاحب خبره او ڪره نو داسي ده چي زاڙه اٽرڪنڊيشن دهغي نه خو سم هغه، زه به دا او وائيم چي هغه پخوانے ميوزڪ باجے جوڙے شوې دي، دهغي خودغه حالات دي جي۔ نواٽرڪنڊيشن يه ڄومره ڪمرو ڪبني لگيدلے دي، داسي نه ده ڪمبلے، البته تههيك ده۔ خونور ٽول فرنيچر زور ده۔ ٽول فرنيچر او هيڃ قسمه مرمت شوے هم نه ده۔ سر هغه دصوفو نه بنڪته هغه منگڪان هم پڪبني ڪرڃي او جالے پڪبني اچولے دي۔ دا حقيقت ده جي۔(او هو۔ او هو)

جناب مظفر سيد: جناب سپيڪر سر! جناب سپيڪر سر!

جناب سپيڪر: هاں۔

جناب مظفر سيد: دا ڪوٽسچن نمبر 277 چي ڪوم جناب پير محمد خان ڪرے ده نو دا نتهاڻي اهم ڪوٽسچن ده او په دي ڪبني دننه ڊير Embezzlement بنڪاري نو زما هم دا درخواست ده چي دا ده Concerned Committee ته ضرور حواله شي۔

سينئر وزير: جناب سپيڪر صاحب دا جناب ڊپٽي سپيڪر چي ده ده ڊير Intellectual سرے ده او ده سلسله ڪبني هغه ڊير زيات سنجيده هم ده او زما به ورته لکه وينا هم داده چي دوي ته چي ڃنگه پير محمد خان صاحب اشاره او ڪره۔ يقيناً چي ده ڪاله مخڪبني په دي هاسٽل ڪبني چي ڪومے شه

موجود وو ہغہ خوبہ ستیا ک رجسٹرڈ کبھی موجود وی کنہ جی او درے کالہ پس  
چپی پہ ہغے کبھی کوم شے شتہ او کوم نشتہ، بالکل دے ہغہ چیک کری او  
تول صورت حال دے ایوان تہ پیش کری سر۔

جناب سپیکر: کمیٹی تہ ئے مطلب دادے چپی دا کوئسچن۔۔۔۔  
(قطع کلامی)

سینئر وزیر: او پہ ہغہ بانڈی اعتماد پکار دے جی، پہ ہغہ اعتماد پکار دے۔  
جناب اکرم اللہ شاہد: ہاؤس کبھی بہ کمیٹی میتنگ راغوارو جی اوسی اینڈ ڈبلیو  
والا بہ پکبھی ہم راوغوارو او ددی مکمل رپورٹ بہ بیا تاسو تہ در کرو۔  
جناب زرگل خان: سپیکر صاحب گورہ خان لہ ئے دومرہ نئی گا دی اغستہ دی۔ نو  
مونبرہ لہ ئے کہ نوی اے سی گان واغستل، پہ ددی پیسنور کبھی گرمی ڈیرہ وی  
جی نو پہ ڈبیل کوئسچن خو یو۔۔۔۔

جناب سپیکر: گرمی پہ کالا ڈھا کہ کبھی او پاسہ کنہ، تا بانڈی خہ دغہ دے۔ جناب  
بشیر احمد بلور صاحب سوال نمبر 289۔

\*289۔ جناب بشیر احمد بلور: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی وزراء کو سرکاری گاڑیاں ویٹگلے الاٹ کئے گئے ہیں؛  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو تمام وزراء کی گاڑیوں کے ماڈل بمعہ تعداد اخراجات کی تفصیل  
فراہم کی جائے؛

جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(1) ملک ظفر اعظم وزیر صنعت

گاڑی نمبر	دورانیہ	تیل خرچہ	مرمت خرچہ
A-4140 ٹویوٹا کرولا	دسمبر 2002-	6188 روپے	5568 روپے۔
2002 ماڈل	جنوری 2003	4706 روپے	-

فروری 2003	2631 روپے	--
مارچ 2003	5850 روپے	1450 روپے-

(2) مولانا فضل علی وزیر تعلیم:

<u>گاڑی نمبر</u>	<u>دورانیہ</u>	<u>تیل خرچہ</u>	<u>مرمت خرچہ</u>
A-4144 ٹویوٹا کراولا-	دسمبر 2002	4321 روپے	5568 روپے-
ماڈل 2002	جنوری 2003	6297 روپے	-
	فروری 2003	4401 روپے	410 روپے-
	مارچ 2003	2816 روپے	480 روپے

(3) جناب آصف اقبال وزیر ایگسٹرز-

<u>گاڑی نمبر</u>	<u>دورانیہ</u>	<u>تیل خرچہ</u>	<u>مرمت خرچہ</u>
A-4151	دسمبر 2002	7491 روپے	5743 روپے-
2002 ماڈل	جنوری 2003	7798 روپے	405 روپے-
	فروری 2003	12135 روپے	95 روپے-
	مارچ 2003	8662 روپے	-

(4) حافظ اختر علی وزیر آبپاشی-

<u>گاڑی نمبر</u>	<u>دورانیہ</u>	<u>تیل کا خرچہ</u>	<u>مرمت خرچہ</u>
A-4152 ٹویوٹا کراولا	دسمبر 2002	6143 روپے	5568 روپے-
	جنوری 2003	7935 روپے	1280 روپے-
	فروری 2003	9644 روپے	--
	مارچ 2003	12168 روپے	320 روپے-

(5) قاری محمود وزیر زراعت:

<u>گاڑی نمبر</u>	<u>دورانیہ</u>	<u>تیل کا خرچہ</u>	<u>مرمت خرچہ</u>
------------------	----------------	--------------------	------------------

5568 روپے-	3652 روپے	دسمبر 2002	A-4153 ٹیوٹا کراولا
--	7833 روپے	جنوری 2003	2002 ماڈل
-	4750 روپے	فروری 2003	
-	10712 روپے	مارچ 2003	

(6) سردار محمد ادریس وزیر بلدیات:

<u>مرمت خرچہ</u>	<u>تیل کا خرچہ</u>	<u>دورانیہ</u>	<u>گاڑی نمبر</u>
	2231 روپے	دسمبر 2002	A-4146 ٹیوٹا کراولا
			405568 روپے-

(گاڑی کی مرمت حادثہ کی وجہ سے کرنی پڑی) 2002 ماڈل

2358 روپے-	8250 روپے	جنوری 2003	A-3051 ٹیوٹا کراولا
1238 روپے-	6770 روپے	فروری 2003	1999 ماڈل (گاڑی بدل کی گئی)
			3- گاڑی نمبر A-4158 ٹیوٹا کراولا-
	5250 روپے	مارچ 2003	2002 ماڈل (گاڑی بدل کی گئی)
	110 روپے-		

(7) جناب عنایت اللہ وزیر صحت:

<u>مرمت خرچہ</u>	<u>تیل خرچہ</u>	<u>دورانیہ</u>	<u>گاڑی نمبر</u>
-	6188 روپے	دسمبر 2002	A-3034 ٹیوٹا کراولا
16672 روپے-	4902 روپے	جنوری 2003	1999 ماڈل
480 روپے-	7299 روپے	فروری 2003	
4658 روپے-	6812 روپے	مارچ 2003	

(8) جناب سراج الحق سینئر وزیر:

<u>مرمت خرچہ</u>	<u>تیل خرچہ</u>	<u>دورانیہ</u>	<u>گاڑی نمبر</u>
250 روپے-	9081 روپے	دسمبر 2002-	A-3041

1999 ماڈل جنوری 2003 8171 روپے 5009 روپے۔

فروری 2003 5621 روپے -

مارچ 2003 21090 روپے 18314 روپے۔

مندرجہ بالا گاڑیوں کے استعمال کے علاوہ ایسے پہاڑی علاقوں میں جانے کے لئے جہاں پر 4x4 گاڑی کی ضرورت تھی اپنی سٹاف کار کے بدلے مندرجہ ذیل گاڑیاں استعمال کی گئیں۔

گاڑی نمبر دورانیہ تیل کا خرچہ مرمت خرچہ

(1) سی ایل 835 2003-4-30 سے 2003-5-5-6326 روپے -

(2) اے 1240 سوات 2003-3-24 سے 2003-5-5-1690 روپے -

(9) جناب حسین احمد وزیر سائنس و ٹیکنالوجی۔

گاڑی نمبر دورانیہ تیل خرچہ مرمت خرچہ

A-3046 ٹویوٹا کراولا۔ دسمبر 2002 1400 روپے 230 روپے۔

1999 جنوری 2003 4358 روپے 13022 روپے۔

فروری 2003 8846 روپے -

مارچ 2003 10990 روپے۔ -

(10) جناب فضل ربانی وزیر خوراک:

گاڑی نمبر دورانیہ تیل خرچہ مرمت خرچہ

A-3049 دسمبر 2002 6188 روپے 15217 روپے۔

1999 ماڈل جنوری 2003 9783 روپے 4424 روپے

فروری 2003 9478 روپے 240 روپے۔

مارچ 2003 10660 روپے 3473 روپے۔

(11) حافظ حشمت خان وزیر اوقاف:

گاڑی نمبر دورانیہ تیل خرچہ مرمت خرچہ

1790 روپے	4281 روپے	دسمبر 2002	A-3050 ٹیوٹا کراولا
-	5621 روپے	جنوری 2003	1999 ماڈل
10140 روپے	4641 روپے	فروری 2003	
-	5408 روپے	مارچ 2003	

12۔ راجہ فیصل زمان وزیر کھیل و ثقافت:

<u>مرمت خرچ</u>	<u>تیل خرچ</u>	<u>دورانیہ</u>	<u>گاڑی نمبر</u>
39640 روپے	1896 روپے	دسمبر 2002	A-2095-(1)
(گاڑی کی مرمت حادثے کی وجہ سے کرنی پڑی)			
3190 روپے	11723 روپے	جنوری 2003	(2)۔ گاڑی نمبر A-4062
3590 روپے	9478 روپے	فروری 03	ٹیوٹا کراولا 1999 ماڈل
-	11570 روپے	مارچ 03	

مندرجہ بالا گاڑیوں کے استعمال کے علاوہ ایسے پہاڑی علاقوں میں جانے کے لئے جہاں پر

4x4 گاڑی کی ضرورت تھی اپنی سٹاف کار کے بدلے مندرجہ ذیل گاڑیاں استعمال کی گئیں۔

<u>مرمت</u>	<u>تیل خرچ</u>	<u>دورانیہ</u>	<u>گاڑی نمبر</u>
-	1900 روپے	26-3-03 سے 28-3-03 تک	AD-22-472
-	2174 روپے	18-4-03 سے 21-4-03 تک	

جناب بشر احمد بلور: زما دیکھنے صرف یو ضمنی کوئسچن دادے جی چہ داد پترو لو  
 Limit وزیرانو صاحبانو باندہ پابندی شتہ چہ د دہ نہ زیات بہ نہ Use  
 کوئی او کہ نشتہ؟ نو آیا حکومت پہ ہغوہ پابندی لگولو سوچ کریدے ،  
 خیال ئے کریدے کہ نہ؟ دویم ضمنی کوئسچن زما دادے چہ تاسو داہیرے  
 موہرے داسہ لیکلٹی دی چہ دا 1999 ماڈل دی خو زما اطلاع مطابق، کیدے  
 شی دا غط وی زہ نہ وایم خوماتہ دا اطلاع دہ چہ ہغہ 1999 ماڈل نہ دی، ہغہ

2002 دی۔ دالبر Correct کری۔ چچی نا هم هغه دی او که دادی؟ او دریم زما دا درخواست دے جی چچی داتاسو او گورئ۔ دیکبني لکھونه روپنی پترو لو او دگاڊو په Repair باندې لگیدلی دی او بیا زمونږه دے رونیو چچی وئیل چچی مونږه به جماعتونو کبني فیصلے کوؤ او جماعتونو کبني به کیبننو او په سائیکلو به گرځو۔ لکھونو روپنی په دې پترو لو او په دې موټرو او لگیدلے او بنگلو کبني د خیره هم هغه شان بنگلے چچی کوم بنگلو کبني مخکبني وزیران صاحبان او سیدل هم هغه کبني اوسیری، نه څوک دارلعلوم ته لارل او نه څوک جماعت ته لارل۔ نو زما دادوه ضمنی کوئسچنز دی۔ چچی آیا دوی داغواړی چچی په دوی باندې به پترو لو Fix کوی۔ زمونږه وخت کبني Fix شوے وو۔ آیا دوی به داپترو لو په وزیرانو صاحبانو باندې به Fix کوی یوه۔ او بل داچچی دا 1999 ماډل دی او که 2002 دی؟ دادوه ضمنی کوئسچنز دی۔

مولانا امان اللہ: زه یوه خبره کومه۔ زما یو ضمنی سوال دے۔ جناب سپیکر۔

جناب حبیب الرحمن: زما دیکبني ضمنی کوئسچن دے جی۔

جناب سپیکر: جی امان اللہ حقانی صاحب۔

جناب امان اللہ: دابشیر بلور صاحب خو ډیر بنه کوئسچن ورکړے دے خو دا کوئسچن داسې ورکول نه وو پکار۔ پکار داوو چچی د 1985 نه ئے ورکړے وے چچی پوره د ریکارډ پته لگیدلے وے۔ دا خو نامکمل معلومات دی۔ (تالیان) په هغې کبني زمونږه معزز رکن بشیر بلور صاحب هم وزارت تیر کړے دے۔ دهغې پته به هم لگیدلے وے۔ نور ډیر وزیران په دپځائے کبني پاتے شوې دی نو زما داخواېش دے۔ ما چچی که نه د بشیر بلور صاحب دا کوئسچن او کتلو نو ما سوال داخل کړے دے۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: داسې چل دے چچی دا بشیر بلور صاحب داخل کړے دے۔ تاسو د

تیر پیریډ تپوس کوئ، هر معزز رکن ته دادغه۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب زما نوم ئے اغستی دے۔ د دې وجه نه زه په پوائنت آف آرډر باندې ولاړیمه نو تاسو لږ اجازت را کړئ۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب بشیر احمد بلور: زما دا عرض دے جی چې د دوئی حکومت دے، زما دے انکوائری اوشی که چرته ما غلط پتروول استعمال کړے وی۔ گاډی مے استعمال کړے وی، بنگلے مے استعمال کړے وی نو ما د پھانسی کړی۔ زه دے ته تیاریمه۔ د خدائے فضل سره د دې انکوائریانے خود مے مارشلاء او ایل ایف او والا هم کړے دی خود خدائے فضل سره داسې یوه خبره هم نشته۔ زه صرف دا وایمہ ما داد عوی نه وه کړے چې زه به پتروول نه استعمالوم او زه به گاډی نه استعمالوم۔ ما دعوی نه وه کړے چې زه به بنگله نه استعمالوم۔ ما خود او وئیلی نه وو۔ زه خود دوئی ته صرف د دوئی هغه خبرې یادومه چې تاسو دا دا خبرې کړے وے۔ تاسو دا ولے کولے؟ ما چرته خپل Speech کبني، داد ثابت کړی چې ما خپل شل دیرش کاله سیاست کبني دا چرته په Stage باندېنه وی وئیلی چې زه به بنگله نه استعمالومہ او ما نه ده استعمال کړے۔ ما دانه وو وئیلی چې زه به موټر نه استعمالومہ، ما استعمال کړے دے خو ولے چې وئیلی نه وو۔ خود دوئی خود او وئیل چې مونږ به نه کوؤ۔ نو په دې باندې زه اعتراض کومه نور خود ما اعتراض نشته دے۔ زما انکوائری دے او کړی۔ د دوئی حکومت دے که یو پیسہ هم په ما باندې ثابته شوه نو که دوئی ما هر څنگه جرم کوئی۔ زه هغه ته تیاریمه۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب امانت شاه: سپیکر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: او د الله په فضل سره زه تاسو ته دا هم ثابتول غواړمه، دا په ریکارډ راوستل غواړمه۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مولانا امان الله: جناب سپیکر صاحب زمونږ په ریکارډ د څوک دا خبره ثابته کړی چې ما او وئیل چې مونږ به موټر کبني نه گرځو، په سائیکل به گرځو؟





حل ڪرڻ؟ داخود عوامو سره خنده ڪول دي۔ دعوامو مسئلے به هم داسي پرتے  
وي؟ داسي خبره چانه ده ڪرے چي مونڙ به په سائيڪلو ڪرڻو۔۔۔۔۔

(قطع ڪلامی)

جناب مختيار علي: دوي جي وزير واخلئي چي جواب ورڪوي۔

مولانا امام الله: البته زمونڙه ملڪري ڪرڻي، داخبره نه ده په سائيڪل باندې هم ڪي۔  
د سورلو په ڪاڍو ڪينڀي هم ڪي۔

جناب مختيار علي: مولانا صاحب وڻي، په دوي باندې داخبره وڻي بدو لڳي جي؟ ڪه  
ستاسو په ذهن ڪينڀي، ڇنگه چي تاسو وائے دغه سوال تاسو ورڪري، دهغي جواب  
به هم راشي۔ په جبل مولانا صاحب باندې ڪورے داخبره بنه اونه لڳيده۔ بنه په  
آرام ناست دے او خوشحاله شولو چي ددي خبري وضاحت اوشولو۔

جناب سپيڪر: سراج الحق صاحب۔

مياں ٺارگل: زما جي يو ضمني سوال دے په دي ڪينڀي۔

جناب سپيڪر: جي مياں ٺارگل صاحب۔

مياں ٺارگل: مهرباني جي۔ په دي ڪينڀي جي په دي Page No.3 باندې جناب  
حسين احمد، وزير سائنس وٽيڪنالوجي، دوي متعلق ئے ليڪلي دي په دسمبر  
ڪينڀي چوده سو روپي په جنوري ڪينڀي چار هزار تين سو پندرھ روپي، فروري او  
په مارچ ڪينڀي پيسے زياته شوې دي۔ ڪانجو صاحب تراوسه پورے په اسمبلي  
ڪينڀي ديو سوال جواب هم نه دے ورڪرے نوزه داوٽيل غوارمه چي آيا په مارچ  
او اپريل ڪينڀي ڪارگزارى زياته شوې وه ڪه ڇه چل وو؟ ڇما ددي سوال جواب به  
ڪانجو صاحب هم راڪري ددي متعلق چي وڻي تراوسه پورے هغوي په اسمبلي  
ڪينڀي چاله ڇه جواب نه دے ورڪرے نو دابه هم را نشي جي۔

جناب اسرار الله خان: زما هم په دي ڪينڀي يو ضمني ڪوٽسچن دے او ڪه وايي نو بعد  
ڪينڀي به ئے او ڪرمه، ڇنگه چي تاسو وايي۔

جناب حسین احمد (وزیر سائنس و ٹیکنالوجی): د دی پہ جواب ان شاء اللہ دوئی ور کوئی۔  
د وزیرانو د پارہ د تیلو خرچ مقرر دے جی۔ دھغے نہ بہر شوک نہ شی تلے او چپی  
شوک خئی نو دھغوپی نہ پیسے ، دھغوپی جیب نہ کت کپری۔

جناب اسرار اللہ خان: سر زما یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان: پہ دیکبھی صاحب، تاسو د ملک ظفر اعظم صاحب، مولانا  
فضل علی صاحب او حافظ اختر علی صاحب، قاری محمود صاحب، دے کبھی  
جی کہ د مرمت دا خرچی تاسو او گورئی نو 5568 دہ دخلورو وارو او کہ Journey  
کبھی او گورئی او کہ تیلو کبھی او گورئی نو دے کبھی فرق دے۔ د مرمت خرچی  
خو صاحب داوی چپی کوم ایم اینڈ آر کبھی راخی او ایم اینڈ آر ہلہ وی مطلب  
دادے کہ ڈیزل گاڈے وی نو دوہ زرہ کلومیٹر نہ پس ورتہ موبل آئل تبدیلیوی  
او کہ چرتہ پٹرول گاڈے وی نو خلورو زرو کلومیٹر نہ پس، زہ پہ دپی بانڈی نہ  
پوہیہ۔ مہ جی چپی دالاگ بکونہ چا Maintain کپری دی او داسپی یو حسین اتفاق  
دے کہ نہ دا تہول یو خائے گر خیدل؟

جناب ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں بشیر بلور صاحب کو یہ وضاحت کرتا چلوں کہ ان میں سے بعض گاڑیاں جو  
ہیں، وہ 1999 ماڈل ہیں اور پرانی ہیں جو کہ ہمارے ایک سینسز نے انہی مرضی کے مطابق Select کیس  
ہیں کہ ہم ان گاڑیوں میں سفر کریں گے اور یہی ہمارے لئے اچھی ہیں اور بعض کے، میرے پاس خود بھی  
2002 ماڈل کی گاڑی ہے، تو یہ ان کی ڈیمانڈ تھی۔ دوسری بات پٹرول اور ڈیزل کی تھی۔ وہ اسی طرح Fix  
ہیں جس طرح آپ لوگوں نے Fix کرائے تھے اور آج بھی اسی کے حساب سے میرے خیال میں I  
don't know کہ چار سو لیٹر ہیں یا کتنے لیٹر ہیں۔ یہ لیٹر دے رہے ہیں اور اس سے زیادہ جو بھی خرچ  
کرتا ہے وہ اپنی جیب سے خرچ کرتا ہے اور میری Personally یہ ریکوریسٹ ہوگی انکے سامنے کہ کیونکہ  
آج کل تھوڑی سی دوڑدھوپ زیادہ ہو رہی ہے اور ڈیزل کی مقدار تھوڑی سی زیادہ خرچ ہو رہی ہے۔ تو پھر

انشاء اللہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہوگی۔ باقی رہا جی یہ اگر اب ذرا آپ دیکھ لیں جو بھی پرانی گاڑیاں ہیں، میں نے آج صبح بھی اور کئی دفعہ میں نے Written request بھی کی ہوئی ہے کہ بھی نئی گاڑیاں لے لو کیونکہ ایک تو منسٹر جو ہوتا ہے وہ وی آئی پی کے درجے میں آتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اسکو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب بشیر احمد بلور: وی آئی پی کلچر تو آپ ختم کر رہے ہیں۔  
وزیر قانون و پارلیمانی امور: وی آئی پی کلچر کو ہم بالکل ختم کر رہے ہیں لیکن انکو پہنچنا اور انکو جگہ پر، موقع پر صحیح ٹائم پہنچنا بھی ضروری ہوتا ہے تو اس وقت بھی، اس میں جو Maintenance کو خرچہ ہے، وہ تقریباً تقریباً پرانی گاڑیوں کا ہے۔ اور اس میں اسی کوئی ناجائز چیز مجھے نظر نہیں آرہی ہے کہ اس میں کچھ ہو چکا ہے۔  
- تھینک یو۔

جناب اسرار اللہ خان: زما د سوال جواب ٹے رانہ کرو جی۔

جناب سپیکر: اوشو جی ختم دے، زما پہ خپل خیال ختم دے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

226۔ محترمہ یاسمین پیر محمد خان: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایشین ڈویلپمنٹ بینک نے صوبے کے مختلف اضلاع میں جو ڈیشنل کمپلیکس تعمیر کرنے کے لئے بھاری رقم فراہم کی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جو ڈیشنل کمپلیکس میں عدالتوں کے علاوہ ان سے منسلک ادارے بھی منتقل کئے جائیں گے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمپلیکس کے لئے جگہ کا انتخاب کیا گیا ہے؛

(د) اگر (الف تا ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو؛

(1) مذکورہ رقم کتنی ہے اور کس کی تحویل میں ہے؛

(2) مذکورہ رقم کن کن مدتوں میں خرچ کی جائیگی نیز قرضے واپس کرنے کا طریقہ کار کیا ہوگا؛

(3) مذکورہ رقم میں افسران کے لئے گاڑیاں خریدی جائیں گی یا نہیں؛

(4) مذکورہ کمپلیکس کے لئے جگہ کے انتخاب کے باوجود افتتاح میں تاخیر کی وجوہات بتائی جائیں نیز مذکورہ کمپلیکس کی تعمیر کے لئے وکلاء ججوں کی کوئی کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ قرضے کا استعمال ہو؟

جناب سراج الحق (سینئر وزیر خزانہ): (الف) یہ درست ہے کہ ایشین ڈیولپمنٹ بینک نے پاکستان میں عدلیہ اور پولیس میں اصلاحات نافذ کرنے کی عرض سے انصاف تک رسائی (Access to justice) پروگرام کے تحت قرضہ منظور کیا ہے جس میں صوبہ سرحد کی عدالتوں اور جج صاحبان کی رہائش گاہوں کے لئے بمطابق کوٹہ حصہ مقرر کیا گیا ہے۔

(ب) سوال میں منسلک ادارے وضاحت طلب ہیں لہذا اس سوال کو جواب دیا جانا ممکن نہ ہے۔

(ج) صوبہ سرحد میں حسب ذیل علاقوں میں جو ڈیشیل کمپلیکس کے لئے جگہ کے انتخاب کی تفصیل کچھ یوں ہے:

(1) مندرجہ ذیل علاقوں میں نجی زمینوں کے حصول کے لئے پی سی ونز (PC-Is) تیار کئے گئے ہیں:

(A) پشاور ریجن: - پشاور شہید در (چار سده) تنگی (چار سده) اور مردان۔

(b) ہزارہ ریجن: - ایبٹ آباد، مانسہرہ، بالا کوٹ (مانسہرہ) اوگئی (مانسہرہ) بنگرام۔

(c) ملاکنڈ ریجن: - درگئی (ملاکنڈ) بٹ خیلہ (ملاکنڈ) واڑی (دیر بالا) بونیر بمقام ڈگر چترل بونی (چترال)

(D) جنوبی ریجن: - ٹانک، کرک، تحت نصرتی (کرک) بانڈہ داود شاہ (کرک)

(ii) مندرجہ ذیل علاقوں میں سرکاری اراضیات (State Land) کے لئے سمری حکومت سرحد کو بھیجی گئی ہے۔

1- نوشہرہ-2- چار سده-3- صوابی-4- دیر، تیمر گرہ-5- بنوں-6- لکی مروت-7- کوہاٹ

8- کوہاٹ-9- منگو-10- ہری پور-11- غازی (ہر پور)-12- کوہستان بمقام داسو۔

(iii) مندرجہ ذیل علاقوں میں اراضیات کا انتخاب کیا جانا اور پی سی ونز (PC-1) برائے حصول اراضیات تیار کئے جانے ہیں۔

1 ڈیرہ اسماعیل خان-2 دیر بالا-3 پورن (شانگلہ)-4 دروش (چترال)۔

(د) اجزاء (الف) تا (ج) کے جوابات اوپر دیئے گئے ہیں تاہم۔

- (i) اس قرضہ میں سے حکومت سرحد کا حصہ 2042,16 ملین روپے ہے اور یہ رقم وفاقی حکومت کی تحویل میں ہے اور منظور شدہ منصوبوں کے لئے صوبائی حکومت کو منتقل کی جاتی ہے۔
- (ii) مذکورہ رقم منظور شدہ کوٹہ کے مطابق مختلف اداروں کے ذریعے مندرجہ ذیل مدوں میں خرچ کی جائیگی۔

1۔ عدالتی اصلاحات۔

2۔ پولیس اور محکمہ قانون میں اصلاحات۔

3۔ جیلوں میں بیرکوں کی تعمیر۔

4۔ جوڈیشل لاک اپس کی تعمیر۔

5۔ پولیس اسٹیشنوں کی تعمیر اور ضروری آلات کی خرید۔

یہ قرضہ بمعہ سروس چارج ایک فی صد اور اسکا او۔ سی۔ آر حصہ 1.5 فیصد کی شرح سے علی الترتیب 2 اور 10 سالوں میں واجب الادا ہے جبکہ غیر ملکی کرنسی کے فرق کا بوجھ وفاقی حکومت برداشت کرے گی۔

• (iii) انصاف تک رسائی کے پروگرام کے ضمن میں ضلعی عدالتوں کی ادارہ جاتی استعداد کار کو مستحکم کرنے (Strengthen the institutional capacity of district Courts) کے سلسلے میں گاڑیوں اور آلات (Equipment) وغیرہ کی خریداری کے لئے منظور شدہ منصوبہ کی مد میں منظور کی جانے والی رقم سے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز کی ناقص قراردادی گئی (Condemned) گاڑیوں کو تبدیل کیا جائے گا۔

(iv) سوال نمبر (ج) کے جز (ا) کے جواب بالا میں مذکورہ نجی اراضیات کے حصول کے ضمن میں عدالت عالیہ پشاور کی جانب سے پی سی ونز تیار کئے گئے ہیں جبکہ جواب مذکورہ کے جز (ii) میں مذکورہ اراضیات کے حصول کے ضمن میں عدالت عالیہ نے حکومت سرحد کو سمری ارسال کی ہے جبکہ منظوری تاحال زیر غور ہے۔

تعمیر کی موثر نگرانی کے لئے قرضہ کے شرائط کے مطابق ایک صوبائی پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (PMU) پشاور ہائی کورٹ کی نگرانی میں تشکیل دیا جا رہا ہے۔

231- محترمہ یاسمین پیر محمد خان: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایشن ڈویلپمنٹ بینک نے صوبے کے تمام اضلاع میں عدالتوں اور ججوں کی رہائش گاہوں کو یکجا کرنے کے لئے ایک خطیر رقم کا قرضہ منظور کیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رہائش گاہوں کے لئے زمین پشاور میں مختص کی گئی ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ زمین پر وکلاء کے لئے باروم اور لائبریری کا بھی بندوبست کیا جائے گا;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا کام شروع کرنے سے پہلے وکلاء کو اعتماد نہیں لیا گیا;

(ه) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ایشن ڈویلپمنٹ بینک کی طرف سے مذکورہ رقم

کس محکمہ / ادارے کے ذریعے خرچ کی جائیگی اسکی نگرانی کس سرکاری ادارے کے ذمے ہوگی؟

جناب سراج الحق (سینئر وزیر خزانہ): (الف) یہ درست ہے کہ ایشن ڈویلپمنٹ بینک نے پاکستان میں عدلیہ

اور پولیس میں اصلاحات نافذ کرنے کی عرض سے Access to Justice Program کے تحت قرضہ

منظور کیا ہے۔ جس میں صوبہ سرحد کی عدالتوں اور جج صاحبان کی رہائش گاہوں کی تعمیر کے لئے فنڈز مختص

کئے جا رہے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ دیگر اضلاع کی طرح ضلع پشاور میں بھی جوڈیشل کمپلیکس کی تعمیر کے لئے زمین کا

انتخاب کیا گیا ہے واضح رہے کہ صوبہ بھر میں یہ عمل متعلقہ ضلع کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج، ڈسٹرکٹ

ریونیو آفیسر، بیچ بار لیژن کمیٹی اور ڈائریکٹروں کس کی باہمی مشاورت سے مکمل کیا گیا ہے۔

(ج) فی الحال وکلاء کے لئے باروم اور لائبریری کا قیام مذکورہ پروگرام میں شامل نہیں۔

(د) جیسا کہ صوبائی حکومت اس مد میں قرضہ سے اخراجات کو ہی مناسب خیال نہیں کرتی اس لئے وکلاء

سے مشورہ کو فی الحال ضرورت نہیں۔

(ه) مذکورہ رقم عدالت عالیہ کے ذریعے اور عدالت عالیہ کی نگرانی میں خرچ ہوگی جبکہ متعلقہ منصوبے کے

پی سی ون صوبائی ترقیاتی ورکنگ پارٹی (DDWP) سے منظور ہوتے ہیں۔

358۔ الحان محمد آيا خان: کيا وزير خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آيا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب میں زرعی ٹیکس کی شرح اور رقبہ میں بہت فرق ہے؛

(ب) آيا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ سرحد اور پنجاب میں سوکنال زرعی آرازی پر ٹیکس معاف ہے جبکہ صوبہ سرحد میں ایک کنال پر بھی ٹیکس لاگو ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت صوبہ پنجاب کی طرح صوبہ سرحد میں بھی سوکنال تک زرعی آراضی کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟  
جناب سراج الحق (سینئر وزیر خزانہ): (الف) صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب میں زرعی ٹیکس کی شرح اور رقبہ میں فرق کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

صوبہ سرحد:

- (1) پانچ ایکڑ تک کاشت شدہ زمین پر ٹیکس۔
- (2) کاشت شدہ زمین جو ساڑھے بارہ ایکڑ سے زیادہ نہ ہو یا ساڑھے بارہ ایکڑ تک۔
- (3) ساڑھے بارہ ایکڑ کاشت شدہ سے زیادہ پر۔
- (4) باغات پر۔

صوبہ پنجاب:

- (1) پانچ ایکڑ سے زیادہ نہ ہو۔
  - (2) پانچ ایکڑ سے زیادہ ہو لیکن پچیس ایکڑ سے زیادہ نہ ہو۔
  - (3) پچیس ایکڑ سے زیادہ ہو۔
  - (4) باغات آبپاشی۔
  - (5) باغات غیر آبپاشی۔
- موازنہ فرد حساب منسلک ہے جس سے یہ بات واضح ہے کہ جز ایک تا چار میں صوبہ سرحد کی شرح صوبہ پنجاب کی نسبت کم ہے جبکہ جز پانچ میں صوبہ سرحد کی شرح زیادہ ہے۔



(ب) صوبہ پنجاب میں صرف پندرہ ایکڑ زرعی آراضی پر ٹیکس نہیں ہے۔

(ج) صوبہ سرحد میں صوبائی حکومت کے اپنے وسائل نہایت کم ہیں اس لئے فی الحال موجودہ شرح برقرار

ہے۔

50/ روپے فی ایکڑ سالانہ۔

72/ روپے فی ایکڑ سالانہ۔

100/ روپے فی ایکڑ سالانہ۔

300/ روپے فی ایکڑ سالانہ۔

ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

100/ روپے فی ایکڑ سالانہ۔

200/ روپے فی ایکڑ سالانہ۔

300/ روپے فی ایکڑ سالانہ۔

150/ روپے فی ایکڑ سالانہ۔

موازنہ فرد حساب برائے صوبہ سرحد اور پنجاب۔

موجودہ فرد حساب برائے صوبہ سرحد		موجودہ فرد حساب برائے صوبہ پنجاب	
50/ روپے فی ایکڑ سالانہ	5 ایکڑ تک کاشت شدہ زمین پر ٹیکس	1	ٹیکس سے مستثنیٰ
72/- روپے فی ایکڑ سالانہ	5 ایکڑ سے -12.5 ایکڑ تک	2	100 روپے فی ایکڑ سالانہ
100/- روپے فی ایکڑ سالانہ	12.5 ایکڑ سے 25 ایکڑ	3	100/- روپے فی ایکڑ سالانہ
100/- روپے فی ایکڑ سالانہ	25 ایکڑ سے زیادہ	4	200/- روپے فی ایکڑ سالانہ
300/- روپے فی ایکڑ سالانہ	باغات غیر آبپاشی	5	150/- روپے فی ایکڑ سالانہ
300/- روپے فی ایکڑ سالانہ	باغات آبپاشی	6	300/- روپے فی ایکڑ سالانہ

ایگز سالانہ		ایگز سالانہ	
-------------	--	-------------	--

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب پہ ایس۔ ڈی۔ او باندھی دیرہ اہمہ۔۔۔۔۔

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں میں بعرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جناب جمشید خان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب مولانا فضل علی صاحب، منسٹر ایجوکیشن آج اور کل کے لئے، محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ نگہت اور کرنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب نسرین خٹک صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ڈاکٹر محمد سلیم صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب مولانا محمد عصمت اللہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، مسماۃ یاسمین پیر محمد خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے بعرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب جی۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: دابہر فارستری والا راغلی دی۔ دیکیشن دے جی پہ نمبر باندھی ولا ردی او زما خیال دے چھی روڈے ہم بلاک کرے دے نو ماوئیل کہ تاسو د ہغوہی تسلی او کپری نو دیر بہتر بہ وی۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب۔ پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: ڈاکٹر صاحب دیرہ صحیح خبرہ او کپلہ جی۔ سحر چھی مونبرہ راتلو نو یونہ درے جلسونہ وو۔ جی یو دا وو چھی پرون ژالہ باری شوہی دہ پہ صوابی او

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پہ ہغے بانڈی خو معزز ممبرانو کال اپنیشن نوٹسز ورکری دی،  
راروان دی۔

جناب بشیر احمد بلور: ہغہ خوبہ زہے بہ وی کنہ، دانوے خبرہ کومہ۔

جناب سپیکر: نہ جی اوس، پہ دہی ئے ورکری دی۔

جناب بشیر احمد بلور: پہ دہی کنہی ئے ورکری دی؟

جناب سپیکر: پہ دہی ئے ورکری دی جی۔ پہ دہی ئے ورکری دی۔

جناب بشیر احمد بلور: تھیک شوہ خو کہ Immediately تاسو واغستولونو۔

جناب سپیکر: پہ دہی ئے ورکری دی۔ پہ دہی ئے ورکری دی جی۔

### تحریریک التواء

Mr. Speaker: Adjournment motions, Mrs. Yasmin Khan MPA, to please move her adjournment motion No.180 in the House. Mrs. Yasmin Khan, MPA, Please.

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب خما خیال دے ہغہ تحریک استحقاق موجود پیش  
نہ کرو، اجازت موورنہ کرو۔

جناب سپیکر: سبا بہ ئے واخلو ان شاء اللہ۔

جناب کاشف اعظم: بس سبا ئے ہم خہ اخلنجی؟ یرہ مہربانی۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایجنڈا پھاڑ کر ایوان سے باہر چلے گئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: سبا بہ ئے واخلو، سبا۔

مترمہ یاسمین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔! ضلع مانسہرہ کے باہر ٹڈل اور پرائمری سکولوں میں  
بہت سی آسامیاں خالی پڑی ہیں، نیا تعلیمی سال شروع ہو چکا ہے لیکن اساتذہ کے نہ ہونے کی وجہ سے کلاسز  
اب تک شروع نہیں ہوئیں۔ اسی وجہ سے طالب علموں کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر! ای ڈی او  
مانسہرہ نے تین سالوں سے حیلہ بہانے کر کے پتہ نہیں کس وجہ سے ان آسامیوں کو خالی چھوڑ رکھا ہے۔ او

اس بے توجہی کی وجہ سے ضلع مانسہرہ میں اس سال چار ہزار طلباء اور طالبات فیل ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی وساطت سے اپیل کرتی ہوں کہ مانسہرہ کے ایجوکیشن حکام کے خلاف تحقیقات کر کے اس کی وجہ معلوم کی جائے کہ آیا وہ کون بااثر و بارسوخ افراد ہیں جن کی وجہ سے بچوں کے مستقبل کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے؟ جناب سپیکر! یہ آج کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ کب سے ہو رہا ہے کہ تعلیمی سال شروع ہو جاتا ہے اور اساتذہ نہیں ہوتے۔ جس کی وجہ سے بچوں کی تعلیم شروع نہیں ہو سکتی۔ وقت پرانگی کلاسیں شروع نہیں ہوتیں۔ اور یہی وجہ سے کہ اس سال بھی اتنے طلباء و طالبات فیل ہو چکے ہیں۔ تو آیا یہ کیا وجہ ہے یہ کیوں نہیں اساتذہ کو At a time ان سکولوں میں تعینات کیا جاتا۔ اگر اساتذہ ان سکولوں میں ہوں تو یقیناً پھر وہ بچے بھی تعلیم پر توجہ دیں گے۔ تو یہ آخر کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: محترمہ نے جو سوال اٹھایا ہے واقعی قابل توجہ ہے۔ لیکن یہ پوسٹیں پچھلی کئی حکومتوں سے فنانس یا کسی اور پر اہلیم کی وجہ سے خالی آرہی تھیں۔ لیکن میں انکو تسلی دیتا ہوں کہ موجودہ حکومت آتے ہی وزارت خزانہ سے ایک ہزار پوسٹوں کی منظوری لے چکی ہے اور باقی کے لئے خط و کتابت جاری ہے۔ ان شاء اللہ وہ بھی جلد ہو جائیں گی اور ان پوسٹوں پر میرے علم کے مطابق منسٹر صاحب نے پریس کانفرنس بھی کی تھی۔ کہ ہم جلد اس پر بھرتی شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ مطمئن ہو گئی ہیں؟

محترمہ یا سمین خان: جی ہاں۔

جناب سپیکر: اچھا! Not pressed۔

جناب عبدالماجد: پوائنٹ آف آرڈر جی سر۔ دا اضافی ایجنڈا راغلی دہ پہ کوئسچن باندھی۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب عبدالماجد: اضافی ایجنڈا۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: ۛہ پہ آخر کبھی بہ وی اوس Dr.Zakir Call Attention Notices.ullah Khan MPA, to please move his Call Attention Notice No.356 in the House.Dr.Zakir ullah Khan,MPA please.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! میں آپکی وساطت سے معزز ایوان کی توجہ فوری نوعیت کے اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرونا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ایبٹ آباد شہر سے پختہ سڑک پر صرف تیس کلومیٹر کے فاصلے پر موضع ٹھنڈیانی، دیار، کائل اور فر کے گھنے اور خوبصورت قدرتی جنگلات پر مشتمل ایک ایسا پر فضاء اور صحت افزاء مقام ہے۔ جس کی اونچائی آٹھ ہزار آٹھ سو فٹ اور جس کا عمومی ٹمپریچر مری سے کم ریکارڈ کیا گیا ہے اور سیر و سیاحت کے حوالے سے پورے صوبے کی سطح پر ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے لیکن سیاحت کے حوالے سے ہوٹلز وغیرہ کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے سیاحوں کی توجہ مرکوز ہونے کے باوجود وہاں جانے سے گریز کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے سے سیاحت کا فروغ بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ لہذا سیاحت کو فروغ دینے اور علاقے کی ترقی کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔ جناب سپیکر صاحب! ہلتہ دسی اینڈ ڈبلیو ڈ فارست اور ڈ آر می ریسٹ ہاؤسوںہ شتہ دے۔ خود عامو خلقو د اوسیدو د پارہ پکبھی ہوتلے نشتہ دے۔ سہولیات نشتہ دے پہ -1973 74 کبھی ہلتہ یو یوتہ ہاسٹیل ہم جوڑ شوہی وو خو اوس د ہغی نہ کھنڈرات جوڑ شوہی دی۔ نوزہ وایمہ چہ دے تہ خصوصی توجہ ور کپڑی سیاحت والا نوان شاء اللہ زما یقین دے چہ ددے نہ بہ حکومت تہ ریونیو ہم راحی او د ہغے علاقے خلقو تہ بہ پکبھی روزگار ہم ملاؤ شی، خوشحالی بہ ورتہ ملاؤ شی او د ہغوی نہ ہم ڈیر زیات دغہ بہ پکبھی راشی۔ او داد مری نہ زما خیال دے چہ ڈیر بنکلے خائے دے خود دے بدقسمتی دادہ چہ دا پہ صوبہ سرحد کبھی دے او مری پہ پنجاب کبھی دہ۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب چہ د کوم بنائستہ بنکلی او اوچت مقام پہ بارہ کبھی چہ چرتہ بلندی آتہ ہزار آتہ سو دہ او تمپریچر د مری نہ رابنکتہ دے، توجہ ور کپڑہ۔ نواول خود دغہ مقام تہ مخکبھی ڈاکٹر ذاکر اللہ خان تہ شاباشے ور کوم چہ دیو داسی بنائستہ خائے پہ بارہ

کبھی ئے زمونبرہ توجہ را او گر خولہ او دا ددوئی بصیرت دے۔ دوراندیشی دہ او د بنائستہ مقاماتو ہغہ حوصلہ افزائی دہ چہ دہ پخپلہ پہ دہ توجہ دلاؤ نوٹس کبھی کرے دہ۔ زمونبرہ پہ صوبہ کبھی دا ددوائے فضل دے چہ بیسمارہ داسی خایونہ دی۔ کہ ہغہ کاغان دے ، کہ ہغہ زمونبرہ د سوات اترو دے او کالام دے ، کہ ہغہ د فریدخان گمرات دے ، لہ خیرہ سرہ نن نشتہ دے او کہ ہغہ چرتہ پہ بونیر کبھی کہ بنہ خایونہ دی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب وائی چہ د پیر بابا زیارت پکبھی شتے ، نور خہ نشتہ۔

سینئر وزیر: اچھا، ہاں جی اسکی وجہ سے انکو بڑا ریونیول رہا ہے۔ نو د دوئی دا توجہ پہ پخپل خائے دہ خو مسئلہ اولئی دا دہ چہ مونبرہ وایو چہ یو خو خایونہ دی جناب سپیکر صاحب، چہ ہغے تہ د اول سرکونہ جوہر کرو۔ پہ ہغے کبھی زمونبرہ پہ دہ کال کبھی یو د کالام دا سرک شامل دے او زمونبرہ د جناب مظہر علی شاہ چہ کومہ علاقہ دہ، دہغے سرکونہ شامل دی۔ دا یقیناً زمونبرہ پہ ترجیحاتو کبھی شامل دے خو چہ د کوم نہ مخکبھی مشہور خایونہ دی نو پکار دہ چہ زمونبرہ ہغہ اول Develop کرو او دا ذاکر اللہ خان صاحب کہ مزید پہ دہ باندہ خبرہ او کروی او د دہ تفصیلاتو نہ مو خبر کوی نو یقیناً چہ مونبرہ بہ توجہ او کرو۔

Mr. Speaker: Next Sardar Israrullah Khan Gandapur Sahib, MPA, to please move his Call Attention Notice No.358, in the House. Sardar Israrullah Khan Gandapur, MPA, please.

جناب اسرار اللہ خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ اپنے علاقے کے کثیر المقاصد منصوبہ گول ڈیم کی تعمیر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جسکی تعمیر سے میرے علاقے کے چند خدشات وابستہ ہیں اور جن کا ازالہ ضروری ہے۔ یہ ڈیم جس دریا پر باندھا جا رہا ہے اسکو دریائے گول کہتے ہیں۔ اس دریائے گول سے صدیوں سے ہمارے حقوق وابستہ ہیں۔ کلیات اور رواجات جو کہ رود کوھی نظام آبپاشی میں تقریباً مقدس سمجھے جاتے ہیں، اس کی رو سے چک گنڈاپوری کا 90% رقبہ اس رود گول سے متعلقہ ہے مگر گول ڈیم کے پی سی ون کے مطابق چک گنڈاپوری کو صرف پچاس فیصد حصہ دیا جائے گا۔

گویا چک گنڈاپور کے %40 رقبہ کو غیر آباد کیا جائے گا۔ میری آپکی وساطت سے محکمہ آبپاشی سے یہ گزارش ہے کہ وہ گول ڈیم کی تعمیر کے حوالے سے علاقہ گنڈاپوری کے عوام کے حقوق کا دفاع کرے اور آپکی موجودہ پالیسی جو کہ عوام کے معاشی قتل پر مبنی ہے، کو ترک کر کے اس ظلم عظیم کا تدارک کرے۔

جناب سپیکر! چند منٹ میں آپکے اور لینا چاہوں گا۔ انگریزی کی ایک مشہور Experience teaches us to be most on our God when the action of the Government are beneficiary. جناب سپیکر! آپ کے سامنے معزز ایوان کے سامنے میں یہ رکھنا چاہوں گا کہ یہ گول ڈیم جو بنایا جا رہا ہے۔ اس میں تقریباً ستر ہزار گنڈاپور جو کہ 27 دیہاتوں میں رہتے ہیں اور جن میں سے تقریباً 18 دیہات ایسے ہیں جنکی زمین اس سے وابستہ ہیں ان کے حقوق صدیوں سے چلے آ رہے ہیں۔ اسی گول ریور کو اگر آپ Settlement Rights میں دیکھیں، 630 میل اس کی لمبائی ہے۔ اسکا جو Catchments area وہ دریائے جہلم سے بڑا ہے 11500 square miles ہے۔ اسکی Slope کو اگر آپ دیکھیں جناب سپیکر، واپڈ اور Settlement Rights کے مطابق مغرب سے مشرق کی جانب ہے اور 9feet per mile ہے۔ جناب سپیکر! اسی دریائے گول کی یہ اہمیت ہے کہ دریائے نیل کے بعد اسمیں سب سے زیادہ Salt deposit ہوتا ہے اور اسکے کام کی جو شروعات ہیں وہ یہ نہیں کہ صرف اس وقت شروع ہیں۔ 1908 سے جب انگریز کا زمانہ تھا اس وقت بھی اس پر کام ہو چکا تھا لیکن جنگ عظیم شروع ہونے کی وجہ سے وہ کام رک گیا۔ اسکے بعد 1960 میں ایوب خان کے ٹائم میں اس پر کام شروع ہوا لیکن اس وقت بھی یہ رک گیا کیونکہ پاک بھارت جنگ چھیڑ گئی جناب سپیکر! مسٹر بولٹن اور اسکے بعد جو جاوید مرزا آئے۔ سی ایس پی آفیسر تھے، انہوں نے Settlement Rights بنائے جو 1908 میں تھے اور 1965 میں تھے۔ اس میں اگر آپ دیکھیں تو %90 رقبہ جو ہے اسی رود گول سے چک گنڈاپوری کا سیراب ہوتا ہے۔ اس میں میں آپ کے سامنے یہ بات بھی رکھنا چاہوں گا کہ دوہی مینوئل ہیں جو کہ Settlement Rights میں ایک بائبل کی حیثیت رکھتی ہے اسکے مطابق جو آپکے حقوق ہوتے ہیں، Settle Rights ہوتے ہیں، وہ تقریباً مقدس سمجھے جاتے ہیں اور اس میں صرف تین طریقوں سے Changes ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسکے بعد ایک اور Settlement آجائے۔ ایک یہ ہو کہ اسمیں Mutual agreement ہو جائے دونوں پارٹیوں کے درمیان اس میں۔۔۔۔۔

### (قطع کلامی)

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب یہ کال اٹنشن نوٹس ہے میرے خیال میں بس توجہ دلائی تھی، آپ نے۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر اس پر بات کرنا اس لئے ضروری ہے کہ اس سے ہمارے حقوق متاثر ہو رہے ہیں جناب سپیکر! وہ یہ ہے کہ اگر آج میں اسمبلی میں آواز نہیں اٹھاؤں گا تو کل کو ہمارے لوگ گلیوں اور بازاروں میں نکلیں گے، سڑکوں کو بلاک کریں گے۔ منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ کام انکے وقت سے شروع ہے مگر ان سے پہلے کا شروع ہے تاہم میں نے، میرے والد صاحب نے محکمہ ایریگیشن سے خط و کتابت کی، انکی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہی لیکن انہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی۔ آج یہ آپکی وساطت سے میں انکے سامنے رکھ رہا ہوں کہ جو موجودہ نقشہ ہے، اسمیں اتنی غلطیاں، اتنی پیچیدگیاں ہیں کہ اس میں جو Settlement Rights ہیں، انکا ستیاناس کیا گیا ہے۔ میری اس معزز ایوان کے سامنے جناب منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اس طرف خصوصی توجہ دیں کیونکہ اگر اس طرف توجہ نہ دی گئی اور متعلقہ رقبے کو غیر آباد کیا گیا اور یہ پانی دوسرے لوگوں کو دیا گیا تو اسے ایک خانہ جنگی کی صورت حال پیدا ہوگی۔ اے این پی والے اس حوالے سے ہمیشہ آگے رہے ہیں اور ہمیشہ ہم نے انکی سائیڈ کی ہے کیونکہ جو یہ ڈیم باندھے جاتے ہیں، اسمیں یقیناً لوگوں کے حقوق ہوتے ہیں اور انکو پامال کیا جاتا ہے جس سے بعد کے لوگوں کے لئے مشکلات ہوتی ہیں۔ میری ان سے بھی یہ گزارش ہے کہ وہ بھی اس معاملے میں ہمارے ساتھ امداد کریں کیونکہ یہ میرے علاقے کا معاملہ نہیں ستر ہزار گنڈاپوروں کا معاملہ ہے جنکے انکے ساتھ Settlement rights ہیں۔ اگر اس طرف توجہ نہ دی گئی تو جناب سپیکر یہ گول ریور کے Bank پر جو ٹیوب ویل ہیں، وہ جناب سوکھ جائیں گے اور جو Entitle رقبہ ہے، اگر اسکی طرف توجہ نہ دی گئی تو یقیناً انکے پاس اور کوئی Alternative نہیں ہے کیونکہ نہ تو وہاں پر انڈسٹری ہے اور نہ کوئی اور Source of income ہے۔ صرف اسی ایریگیشن پر وہ Dependent ہیں۔ توجہ اگر نہ دی گئی تو وہ یقیناً Migration پر مجبور ہونگے اور اسکی ساری ذمہ داری جو ہے محکمہ ایریگیشن پر عائد ہوگی۔ میری گزارش ہے کہ جناب منسٹر صاحب اس توجہ دلاؤ نوٹس کو، میں یہ نہیں کہتا یا یہ جو توجہ دلاؤ نوٹس ہے، یہ انکو



ورشہ میں ملا ہے اور یہ مہربانی کریں، سٹیٹنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ اس پر تفصیلی بحث ہو سکے اور مہربانی کر کے مجھے اس میں Special appearance دی جائے تاکہ اپنے علاقے کے حقوق کا میں دفاع کر سکوں۔

جناب سپیکر: نوابزادہ طاہر بن یامین صاحب۔

نوابزادہ طاہر بن یامین: جناب سپیکر! یہ میرے معزز رکن نے جو گول ڈیم کی بات کی ہے جناب یہ ڈیم ایک کثیر المقاصد پروگرام جو ابھی شروع ہے۔ ہم حکومت کے بھی انتہائی مشکور ہیں اور جو یہ حقوق کی بات ہے، تو یہاں ایک مروجہ ہمارے ضلع ٹانک، یہ ڈیم کا پہلا پانی جو ہے، وہ ضلع ٹانک سے گزر کر تحصیل کلاچی اور گنڈاپوری علاقے میں جاتا ہے تو یہ میرے ضلع ٹانک سے پہلے پہلے پانی یہ ہمارے حقوق سے گزر کر پھر تحصیل کلاچی میں جاتا ہے جناب اور تحصیل کلاچی اور ضلع ٹانک میں 100 سالہ پرانے کلیات و رواجات آپاشی ہیں جو کہ انتہائی مقدس سمجھے جاتے ہیں اور ان سے ایک انچ بھی ہمارے علاقے میں آج تک روگردانی نہیں کی گی تو میری جناب سپیکر! یہ اپیل ہوگی ہاؤس سے کہ جو بھی، مستقبل میں بھی ہم ان ہی کلیات اور رواجات آپاشی کے مطابق فیصلے کریں اور یہی ایک ہمارے لئے مثبت راہ ہوگی۔ جناب سپیکر! یہ 1963 میں وفاقی حکومت کی منظوری کے بعد اس پر کام شروع کیا گیا تھا، یہ گول ڈیم پر لیکن 1965 میں جنگ کی وجہ سے بند ہو گیا۔ یہ جو پلاننگ اور ڈیزائننگ کی باتیں ہیں۔ یہ تقریباً اس وقت بھی ڈیزائننگ اور سب کچھ اس وقت بھی ہے آج خوش قسمتی سے ہمارے ضلع ٹانک میں ایک بہت بڑا انقلاب اس ڈیم کی وجہ سے آجائے گا۔ تو میری یہ گزارش ہوگی کہ جو بھی فیصلہ حکومت کرے، پہلے کلیات و رواجات کے مطابق ہمیں منظور ہو گا جناب۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! میں طاہر بن یامین صاحب کی بھرپور تائید کرتا ہوں اور میری یہی گزارش ہے کلیات اور رواجات کو سامنے رکھ کر حکومت اسے سٹیٹنگ کمیٹی کے حوالے کر دے اور وہاں یہ معاملہ Settle ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی ( وزیر آبپاشی): بسم اللہ الرحمن الرحیم! جناب گنڈاپور صاحب نے اور جناب طاہر صاحب نے جس اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس پر انکے جو خدشات سامنے آئے ہیں، ان شاء اللہ اس حوالے سے میں سردار صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ جب وہ چاہتے ہیں ہم اور محکمہ کے جو چیف انجینئرز ہیں اور محکمہ آبپاشی کے جو افسران ہیں۔ ہم آپس میں بیٹھیں گے۔ آپ کے خدشات ہیں ہم انہیں سنیں گے اور متفقہ طور پر ان شاء اللہ اسکے لئے ایک لائحہ عمل تیار کریں گے۔ جب بھی آپ چاہتے ہیں آپ مشورہ سے ٹائم ان شاء اللہ وضع کریں اور اس پر بات کریں گے۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر!

Mr. Speaker: Next Qari Muhammad Abdullah, MPA, to please move his Call Attention Notice No.360, in the House. Qari Muhammad Abdullah ,MPA, please.(Absent, it Lapses)

جناب اسرار اللہ خان: میں اس پر متفق ہوں لیکن اسی پر بات ہونی چاہیے مگر جناب سپیکر اگر اس کا حل نہ نکل سکا تو میری پھر بھی یہ گزارش ہوگی کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ کال اٹنشن نوٹس ہے اگر آپ کی تسلی نہیں ہوئی تو پھر آپ کو سنجین کے Through آسکتے ہیں، ایڈجز نمٹ موشن کے Through آسکتے ہیں۔ انہوں نے تو فلور آف دی ہاؤس پر کہا ہے کہ آپ اور چیف انجینئرز سب مل بیٹھ کر اور آپ سے مشورہ کریں گے اور جو بھی ممکن حل ہو ان شاء اللہ وہ نکالیں گے۔

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر! اس میں میرا ضلع بھی آنا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ ساتھ ہوں گے۔

جناب طاہر بن یامین: وہ میں ساتھ ہونگا لیکن میں پھر بھی آن دی فلور آف دی ہاؤس اس بات پر زور دوں گا جناب کہ اس کا فیصلہ ابھی ہو سکتا ہے، کلیات ورواجات پڑے ہوئے ہیں جو کہ سو سالہ پرانے ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: سارے حالات وواقعات۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب طاہر بن یامین: اسکے مطابق کیا جائے۔

جناب سپیکر: قواعد و ضوابط کو مد نظر رکھ کر وہ آپس میں بیٹھ کر مشورہ کر کے کوئی لائحہ عمل نکالیں گے۔

جناب طاہر بن یامین: اس میں ضلع نائک بھی ہو گا جی۔

جناب سپیکر: Next چونکہ یہ Call Attention Notices ڈالنے کے بارے میں جناب عبدالاکبر خان، ایم پی اے، سید محمد علی شاہ، ایم پی اے، نادر شاہ ایم پی اے، مسٹر عبدالماجد خان ایم پی اے صاحب اور محترمہ نعیم اختر ایم پی اے صاحبہ کی طرف سے موصول ہوئے ہیں لہذا مسٹر عبدالاکبر خان ایم پی اے، سید محمد علی شاہ، ایم پی اے، مسٹر نادر شاہ ایم پی اے، مسٹر عبدالماجد خان ایم پی اے، اینڈ مسز نعیمہ اختر

ایم پی اے Please move their identical call attention notices in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب! دیکھیں زما یو نوٹس ہم جمع کرے دے۔  
دے ڈالہ باری متعلق زما یو نوٹس ہم جمع شوے دے۔

جناب سپیکر: نو بس ہغہ بہ ہم شامل کرو۔ یو خائے ہول بہ Joint کرو۔ Mr. Abdul Akbar Khan, MPA

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you very much Janab Speaker!

میں مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم مسئلے کو اٹھانے کے لئے مجھے دعوت دی۔ جناب سپیکر گزشتہ دنوں ضلع مردان میں عام طور پر اور یونین کونسل ساولڈھیر، کٹی گڑھی، جمال گڑھی، کاٹنگ وغیرہ میں خاص طور ڈالہ باری اور طوفان نے فصلوں کو تباہ کر دیا ہے اور چونکہ تمباکو وغیرہ کی فصلیں تیار تھیں جو بالکل تباہ ہو گئی ہیں، اس لئے حکومت ضلع بھر کو آفت زدہ قرار دے اور جن لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں انکو معاوضہ دیا جائے اور جن لوگوں کا اور بھی نقصان ہوا ہے انکو بھی معاوضہ دیا جائے اور زرعی انکم ٹیکس اور مالے کی معافی کا اعلان کیا جائے "جناب سپیکر زہ یو دوہ منتہہ پرے خبرہ او کریم؟

جناب سپیکر: زما پہ خیال چھی دغہ او کرئی، دھغے نہ روستو۔

جناب عبدالاکبر خان: تھیک شو۔

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ڊيره مهر بانی سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ گزشتہ بارشوں اور ژالہ باری کی وجہ سے صوبہ سرحد اور بالخصوص ملاکنڈ ایجنسی تحصیل درگئی میں کھڑی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے اور خاصکر تمباکو اور باغات جو تیار فصلیں تھی، کو کافی نقصان پہنچا ہے، اس لئے ضلع بھر کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور جن لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں انکو معاوضہ دیا جائے اور ساتھ مالیہ اور آبیانہ معاف کیا جائے۔

جناب سپیکر: نادر شاہ صاحب۔

جناب نادر شاہ: جناب سپیکر صاحب! میں آپکی توجہ اس خاص مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ گزشتہ رات 2003-6-9 کو تحصیل تحت بھائی کے ملحقہ یونین کو نسل جس میں شیر گڑھ، پرخو، ساڑوشاہ، پیر صدو، مدے بابا، لونڈو خوڑ، جلالہ، جہانگیر آباد، سری بہلول، نری یونین کو نسل کوٹ یونین کو نسل شامل ہیں شدید باد و باران اور ژالہ باری ہو چکی ہے جس کی وجہ سے تمام تیار کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور خاصکر تمباکو جو ایک نقد آور فصل ہے، وہ بالکل تباہ ہو چکی ہے۔ اس لئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جن لوگوں کے نقصانات ہوئے ہیں، انکا اندازہ لگایا جائے، انکو معاوضہ دیا جائے اور اسکے ساتھ ساتھ انکا زرعی ٹیکس اور مالیہ معاف کیا جائے۔

جناب سپیکر: عبدالماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد: جناب زہ خوپہ دہی سلسلہ کبئی دا یو گزارش کوم چپی دا علاقہ دآفت زدہ شی او مالیہ آبیانہ د معاف شی او دے خلقو لہ دے دتاوان انتظام اوشی۔

جناب سپیکر: مولانا محمد ادریس صاحب۔

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب! دا زمونر د دہی چارسدے او خصوصاً د تحصیل تنگی دا علاقے ہم د دہی نہ ڊیره متاثرہ شوې دی۔ اخون ڊھیری، میر آباد، شاخ نمبر 6، سرکی کشران، تور ڊھیر، سیداوند، ڊھکی، مندنی او د شیرپاؤ میرہ یوسف خان کلی، دومرہ زبردستہ گلی شوې دہ پہ دغه 8 او 9 تاریخ پہ شپہ باندې تقریباً لس یولس بجے زہ خپلہ موجود ووم او تقریباً دغز غز برابر یوہ یوہ دانہ پریوتے دہ بلکہ دھغی نہ غتہ گلی شوې دہ۔ ہلتہ کبئی د تمباکو فصلونہ

دی، دارنگے باغونہ دی، سبزی، هغه ئے ٿولے تباہ ڪرے دی او د علاقے چي  
 ڄومره زميندار وو، هغه پرون په روڊونو باندي بهر راوتے وو۔ ڊير زيات غريبانان  
 پريشانه دي۔ اوس هم راغلي دي، بهر ولاړ دي۔ نو زما هم دا تجويز دے چي  
 زميندارنو ته دے دا ضلعي چارسدے دغه علاقه د آفت زدہ قرار شي او  
 زميندارنو ته دے آبيانه او ماليه او دازرعي ٽيڪس وغيره معاف شي۔

جناب سپيڪر: نعيم اختر صاحب ايم پي اے۔

محترم نعيم اختر: شڪريه جناب سپيڪر صاحب! جناب سپيڪر صاحب په دي باندي خو  
 زمونږه معزز ارکانو خپل دغه پيش ڪړو۔ څنگه چي تاسو به ڪتله وي نن په ٿولو  
 اخبارونو ڪنڊي دا بالڪل په بره راغلي دے او بنه په هيڊلائن باندي راغلي دي  
 چي دے سره ڊير دغه، مواصلات او د بجلي نظام بالڪل درهم برهم شوې دے دے  
 سره باغونہ او ځناورو ته هم ڊير نقصان ريسدلے دے او ورسره ورسره ڊير  
 ڪورونه هم راپريوتے دي۔ نو زمونږ به حڪومت ته دا درخواست وي چي دا ڪوم  
 ڪورونه راپريوتے دي يا څه د چا ڪوم نقصان شوې دے۔ ددے د ازالے د پاره د  
 فوري طور باندي دد وي د پاره څه د امداد اعلان او ڪړي۔

جناب عالمزيب: جناب سپيڪر! د دي سره زما هم دا ترلے خبره ده، څنگه چي  
 اديس مولوي صاحب او وئيل زمونږ د ضلع چارسدے هغي بله شپه چي ڪوم  
 طوفان راغلي وو جي نو دا زمينداران بهر راغلي دي، هغوي ځان سره تمبا ڪو هم  
 راوړے دي۔ بالڪل تمبا ڪو مڪمل ختم شوې دي۔ دهغي سره باغونہ هم ختم شوې  
 دي او دهغي ضلعي ته ڊير زيات نقصان شوې دے۔ دا غريبانان زمينداران  
 دوي چي په پينځه زره په شپږ زره د يو فصل د پاره زمڪه نيولے ده او دهغوي  
 هغه شپي، اوس دا تمبا ڪو ختم شول۔

جناب سپيڪر: جي۔

جناب عالمزيب: زما به دے پسي جي يو بل پوائنٽ آف آرڊر وي۔ په هغي باندي به  
 ان شاء الله خبره ڪومه۔ منسٽر صاحب به دهغي خبري جواب راڪوي۔

جناب امانت شاہ: زہ اول داپوائنٹ آف آرڊر کومہ چي دے پوائنٹ آف آرڊر باندې خبره کول غوارئ کہ کال اٿينشن باندې چي داخه شے دے؟ اول خودا پوائنٹ آف آرڊر نه دے۔

جناب سپيڪر: جی۔

جناب عالمزيب: تر دے وخته سره دا کال اٿينشن چي دا پيش شوې دے د دې باره کينې خبره کوم۔

جناب امانت شاہ: ځکه چي مخکينې د پيش ڪړو نو په هغې باندې د داخيل ملگري بحث او ڪري۔ دوی د اصلي پوائنٹ آف آرڊر باندې راشي نو بيا د خبره او ڪري۔

جناب عالمزيب: دا اصلي خبره ده ڪنه ځما جي عرض دادے چي دا ماليه آبيانه دا دے هم معاف شي۔

جناب سپيڪر: صحيح شو۔

جناب عالمزيب: او د دې سروے رپورٽ د صحيح طريقے سره اوشي۔ چي مڪمل کوم غريبانان زمينداران دي او هغوي ته د دې معاوضه جي ملاؤ شي۔

جناب سپيڪر: عبدالاکبر خان۔

جناب مختيار علي: په دې کينې ځما هم دا تر لے خبره ده جي۔ په صوابي کينې۔ زما په حلقه کينې هم په دې فضل آباد او سنوبال ميره کينې۔

جناب سپيڪر: ٽول اوشو۔ ماجد خان يو ځائے دغه او ڪړو ڪنه۔ مطلب دا دے۔

جناب مختيار علي: نو د غلته هم د تما کو فصل جي مڪمل تباه شوې دے۔ او زه تاسو ته دا يوه خبره کومه چي زه هغه بله ورځ يو فاتحے له پکينې لارم، دعاله، هغوي خدائے شته دخفگان نه ئے مونڙ ته پخيراغله هم اونه وئيل۔ ڊير زيات خفگان ورته وو۔ ڊير زيات فصل ئے تباه شوې دے۔

جناب سپيڪر: جی۔

جناب تاج الامين: جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: تاج الامين جبل صاحب۔

جناب تاج الامین: ڊيره مهربانی سپيڪر صاحب۔

جناب سپيڪر: ته ڇه وائے ؟

جناب تاج الامین: دغسي زمونڙه پھ، زما پھ حلقه ڪنڀي هم دے باران۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: نو تاسو خو ڪال اٿينشن نوٽس يا ڇه تحريڪ التواء نه ده راوڙے۔

جناب تاج الامین: ڀره جي زه خو پھ ڊي ڪنڀي هغه ضمني غوندمے راخم ڪنه جي

(تھڻے) نو زما پھ حلقه ڪنڀي ڊير زيات نقصان شوڀ دے۔

جناب سپيڪر: جي۔

جناب تاج الامین: او تما ڪو خو هم وائي نو لڪه حقيقت دادے هغه خو ڊير ڪم خلق

استعمالوے۔ زما حلقه ڪنڀي ئے تما تير او سبزي ڊيره ورا نه ڪڙے ده۔ چي دهغي

مطابق جي دهغوڀ سره خواامخواه ڇه نه ڇه امداد او ڪڙے شي۔

جناب سپيڪر: جي عبدالاکبر خان صاحب۔

ايڪ معزز رکن: ما وئيل ڪه نه نعت وائے، هلكه نعت۔

جناب عبدالاکبر خان: ميں آڀڪا مشڪور هون۔ سارے انٽيل ممبر زنه يهاں پر ڪال انٽنشن نوٽس ڪے ذريعه

جو حڪومت ڪي توجه دلائي ہے۔ آپ يقين ڪريں ڪه يه ايڪ انتهائي اهم واقعہ هو ہے اور ميں سمجھتا هون ڪه

خاصڪر جو فضيلين اس وقت تيار تھين تمباڪو ڪي۔ وه تو بالڪل زيرو هو گئي يں اور اس ڪے ساٿه ساٿه جو باغات

تھے وه بهي تباہ هو گئے يں۔ ديكھين جناب سپيڪر! جب بهي ڪسان فصل لگاتا ہے اس وقت اس ڪے ذهن ميں

ايڪ خواب هوتا ہے۔ اور فصل پڪ جائے ڪي تو اسڪا خواب پورا هو جائے گا۔ ليڪن وه ايڪ دهنڊلا خواب هوتا

ہے ليڪن جيسے جيسے وه فصل بڑھتي جاتي ہے تو اسڪا خواب اسڪو Clear نظر آنے لگتا ہے۔ ليڪن اس وقت

جب ٿو بيڪو بالڪل، ميں تو ڪهتا هون ڪه 99% تيار فصل تھي، اسڪو اس ٿاله باري نه بالڪل تباہ ڪر ڪے رکھ ديا

ہے اور وه ڪسان اور وه ڪاشڪار جنھون نے خواب ديكھا تھا، جنھون نے سوچا تھا ڪه اس فصل ڪے پکنے ڪے بعد وه

اپني ضروريات پوري ڪريں گے۔ جنھون نے وعدے ڪئے تھے۔ جناب سپيڪر! آڄ ان ڪے خواب چڪنا چور هو

گئے يں۔ اس ٿاله باري سے، وه ختم هو گئے يں۔ ميں سمجھتا هون ڪه جناب سپيڪر! ميں صرف مردان ڪي

بات نہیں کر رہا، جو بھی زمیندار ہیں، جو سمجھتے ہیں۔ جو Practical زمیندار ہیں جو اس چیز کو سمجھتے ہیں کہ ایسے وقت میں جب انکی فصل تیار ہو اور اوپر سے ژالہ باری یا طوفان آجاتا ہے تو اسکی کیا حالت ہو جاتی ہے؟ جس طرح میرے بھائی نے کہا کہ وہ لوگ باتیں بھی نہیں کرتے، جب ہم ان کے پاس جاتے ہیں۔ اتنے وہ زیادہ خفہ ہیں۔ اور جب ریلیف ایکٹ میں اگر یہ اسکو آفت زدہ بھی قرار دیں تو صرف مالیہ کی معافی کی حد تک اور یا آبیانہ کی معافی کی حد تک بات ہو سکتی ہے۔ لیکن جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کی فصل تباہ ہو گئی۔ جن لوگوں نے خرچہ کیا ہے، وہ تباہ ہو گئے ہیں تو وہ زرعی انکم ٹیکس کہاں سے دیں گے؟ کیونکہ انکی اپنی انکم تو ختم ہو گئی ہے۔ تو ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ نہ صرف مالیہ، نہ صرف آبیانہ بلکہ زرعی انکم ٹیکس اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ریونیوسٹاف کو ہدایت کر دے کہ وہ موقع پر جا کر وہاں پر سروے کریں، رپورٹ مرتب کریں۔ جن کے مکانات تباہ ہو چکے ہیں جن کے مویشی تباہ ہو چکے ہیں، جن کی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ انکے Proper estimate بنائیں، Proper حساب کتاب کریں اور پھر حکومت انکو معاوضہ ادا کرے۔ جناب سپیکر! آپ یقین کریں کہ میں کل خود گیا تھا اور جس طرح اس ژالہ باری نے وہاں فصل کو تباہ کر دیا ہے۔ میرے خیال میں وہ کسان جو وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بات بھی ہم سے کرنا نہیں چاہتے تھے تھینک یو۔

جناب نادر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب نادر شاہ: خنکہ چچی زمونہ رور عبدالاکبر خان صاحب او وئیل واقعی د تما کو دا فصل دے، د دہی د پارہ خلقو قرضونہ کرے وی۔ دے تہ د دکاندار سترگے وی، دے تہ چچی کوم دے، د تہولے د معاشرے د تہولو خلقو سترگے وی۔ د دے د پارہ خلقو چچی کوم دے، پیسے، قرضونہ، مزدوران ہم پیسے د پارہ چچی کوم دے پہ قرضونہ ئے پرے اغستی دی او نیتے ئے خلقو لہ ور کرے وی او پہ یو یو، دیو یو سری درے درے او خلور خلور لکھہ روپی چچی کوم دے، نقصان شوہی دے۔ خہ معمولی نقصان نہ دے۔ ہغہ علاقہ مونہ پخپلہ باندہی کتلے دہ پروں او دہغے جائزہ مو اغستی دہ۔ انتہائی د درد دغہ دغہ دے۔ دہغوی تپوس۔۔۔۔

(قطع کلامی)



جناب سپیکر: مولانا محمد مجاہد الحسینی ولا پر دے، ہغوہی تہ زہ خواست کوم۔  
جی مولانا صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: میری طرف سے، مجھے ہمدردی ہے اس حادثے پر جو نقصان ہوا ہے لیکن اس سے زیادہ نقصان میں اپنے نوشہرہ کے متعلق عرض کر رہا ہوں کہ اسی آسمانی حادثے سے ایک مکان گر گیا۔ آندھی آئی تھی، اس میں دو انسانی بچے وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے اس امداد میں انکو بھی شریک کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جناب سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! پیرو محترم ممبرانو د اسمبلی چہی د بیگانے گلی طرف تہ اشارہ او کرہ۔ حقیقت دادے چہی زمونبرہ خیلہ ورباندی زہ خور دے او انتہائی افسوس راتہ شوہی دے۔ او د غنمودیہ کیدو مونبرہ تہ یو ڈیرہ لویہ خوشحالی ملاؤ شوہی وہ او خائے پہ خائے مونبرہ تلے وو۔ ہر خائے کبہی موئیل چہی د خدائے شکر ہم ادا کری۔ او پہ یو سری بانڈی چرتہ زکوٰۃ ہم پاتے نہ شی۔ د دے پارہ چہی آئندہ فصلونہ راباندی، خکے چہی خئی معاملات نہ د حکومت پہ وس کبہی وی، نہ د خلقو پہ وس کبہی وی، بالکل د رب ذوالجلال سرہ تعلق ساتی او مونبرہ وئیل کہ دے غنمو بانڈی مونبرہ د خدائے پاک حق ادا کرو نو راروان فصل بہ راتہ خدائے پاک بنہ راکری۔ خکے چہی پہ گلیی د ہیخ چا وس نشتہ دے۔ ہم دغہ د برہ نہ، د عرش خاوند د طرفنہ دہ۔ پہ دہی وجہ بانڈی مونبرہ پہ دہی واقعہ بانڈی انتہائی افسوس اظہار کوؤ۔ او ترخو چہی د حکومت د طرفنہ د مالی تعاون خبرہ دہ مونبرہ محکمہ مال تہ وایو چہی د فصل او د تحصیلونو پہ سطح بانڈی د دہی سروے او کری او مکمل سروے رپورٹ بیا صوبائی حکومت تہ پیش کری۔ نو صوبائی حکومت نہ چہی پہ دہلر کبہی او مد کبہی خہ کیدے شی، ان شاء اللہ مونبرہ بہ دہغی سرہ کوؤ۔ او زہ د دہی حکومت د طرفنہ نہ او د صوبائی اسمبلی دہولو ممبرانو د طرف نہ ہم د ہغوہی تہولو متاثرینو سرہ ہمدردی او خواوگی اظہار کوم او ان شاء اللہ زمونبرہ د حکومت پہ وس کبہی چہی خومرہ تعاون کیدے شی، ہغہ بہ ورسرہ مونبرہ کوؤ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زہ د منسٹر صاحب مشکور یمہ جی۔ ڊیرہ بنہ طریقے باندی ہغوہی دا خبرہ اوکرلہ خو زما یو درخواست بہ وی چہی تر خو پورے دا سروے تاسو تہ رپورٹ نہ وی راغلی نو ہغہی زمیندارانو پسے اوس مالئے یا آبیانے زرعی انکم ٹکس چہی کوم د صوبائی حکومت پہ اختیار کبہی دی۔ چہی کم از کم ہغہی پورے خو تنگوی خوئے نہ کنہ۔ ہن کہ رپورٹ راغی چہی کوم خائے کبہی Damage نہ وی شوی۔ تھیک دہ مونر دانہ وایو د ہغے کسانو نہ دے ہغہ خائے کبہی د واغستی شی۔ خو چہی کوم خائے کبہی Damage شوہی دے نو تر ہغہی پورے خود کم از کم دا یعنی Stay کرے شی یو قسم لہ۔ چہی یرہ د ہغوہی نہ دے پیسے یا ٹیکسونہ، خکہ چہی ہغوہی عاجزان خو اوس ہغہ چہی کوم بہ قرضونو خرے یا نور خیزونہ، ہغہ دوايانے اغستی دی او کوم خرچے کرہی دی، ہغہ ہغوہی سرہ نشتہ دے نو داتاسو کہ بیا ہغوہی نہ یو خل پیسے واخلی نو بیا خو ہغوہی لہ پیسے واپسی نہ شی ور کولے۔

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی مولانا محمد ادریس صاحب۔

مولانا محمد ادریس: دا عبدالاکبر خان چہی کومہ خبرہ اوکرلہ دا ڊیرہ ضروری خبرہ دہ۔ زمونہ د طرف دغہ زمیندار غریبانان داسی دی، تاسو یقین اوکرہی کہ بیگا ہغوہی ڊوڈی خورلے وی۔

جناب سپیکر: صحیح دہ۔

مولانا محمد ادریس: او سرک باندی کہ تاسو پہ Main road لارے نو دومرہ دگلی ہلتہ کبہی خانگے ئے داونو نہ ماتے کرہی دی۔ لوئے لوئے ہندیان یئے غورخولے دی او د باغونو خوئے بالکل تباہی کرہی دہ۔ بلکہ ہلتہ کبہی اوس چہی کوم باغونہ خلقو اغستی دی او دہغوہی او د مالکانو مینخ کبہی لوئے تنازعے جوہی دی۔ نوزہ وایم کہ اوس فوری طور ددے خلقو سرہ دغسی یو تعاون اوس ار کرے شی۔ او خکہ د حکومت دغہ خبری خو یو پوتے لہے بیا Late وی نولہ فوری ددی خہ اقدامات اوشی نو مہربانی بہ وی جی۔

جناب سپیکر: جی۔ تاسو خہ وایئ۔ جی۔

محترمہ نگھس زین: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم! میں آپکی توسط سے محکمہ ای ریگیشن اور حکومت کی توجہ ایک اہم Serious مسئلے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اسی سے متعلق ہے یاد ریائے سوات سے متعلق ہے؟

محترمہ نگھس زین: دریائے سوات کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو Already انکے نوٹس میں ہے۔

محترمہ نگھس زین: سر! لیکن اس کو آپ سریس لیں کیونکہ ہمارا جو علاقہ ہے تحصیل کبل، وہ پورے ایک ہفتے سے کٹا ہے مینگورہ سے اور سکولز جو آج حالیہ انٹر میڈیٹ کے Exam ہو رہے ہیں۔ اس وجہ سے بھی کافی سارے طلباء متاثر ہو رہے ہیں۔ وہاں پر گیس اور ہر چیز کی قلت ہے تو یہ کیسے جا رہا ہے آپ seriously تھوڑا سا سکولیں۔

جناب محمد امین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے منسٹر صاحب رات۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب! مونبر لہ منسٹر صاحب د نوٹس جواب را کپڑی نو دھغے نہ پس دے بیا دا نورے کوی۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

جناب محمد امین: جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! د سوات د سیندھ پہ حوالہ سرہ زہ ہم جی یو خو خبری کول غوارم۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔ امین خان دامسئلہ لگیا دہ، دا مسئلہ لگیا دہ۔

جناب محمد امین: هلتنہ جی یو لویہ ایمر جنسی Create شویدہ۔

جناب سپیکر: پہ ہغے بانڈی شہ کال اتینشن نوٹس شہ را غلپی نہ دی۔

جناب محمد امین: را غلپی دی جی خو پہ ہغی شہ کار نہ دے شوہی۔

جناب سپیکر: نشتے۔

جناب محمد امین: مونبرہ ہم د دې سره Related دا خبرہ کول غواړو چې کوم مسائل

مشکلات په چا رسده----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

سینر وزیر: محترم سپیکر صاحب! ما خو ډیر د زړه دا خلاصه عرض او کړو چې مونبر ډیر په هنگامی بنیادونو کښې د دې ټولو نقصاناتو تجزیه کوو او د دې د پاره چې شومره زمونږه نه مراعات کیدے شی، هغه به ورکوو۔ او دوی چې دا کوم تجویز شامل کړو۔ نو دا هم مونبره په دغه کښې شاملوے شو خو بهر حال دومره مونبره اجازت غواړو چې مونبره یو ځل دا معلومات په هنگامی بنیادونو باندې راجمع کړو او د هغې نه پس ان شاء الله مونبره به د دې مناسب کار کوو جی۔

جناب محمد امین: سپیکر صاحب! زما جی تاسو دا عرض واورئ۔ مونبرئ یو دوه منته را کړئ چې مونبر د خپلے علاقے مسائل بیان کړو۔

جناب بشیر احمد بلور: اصلی خبره داده چې زمونږه سینر منسٹر صاحب ډیرے بنکله خبرې او کړے۔ په خبرو د خلقو خپته نه ډکیرې او نه په خبرو باندېد خلقو مسئلے حل کیرې۔

جناب سپیکر: ان شاء الله عملی جامه به ورته هم اغوندی۔

جناب بشیر احمد بلور: یو ځل دا او کړئ مونبره ته په دې فلور آف دی هاؤس دا خبره او کړئ چې منسٹر صاحب دے او دے حکم کولے شی۔ دوی د په فلور آف دی هاؤس دا او وائی چې دا صوبائی ټیکسونه چې دی، هغه به هغه وخت پورے نه اخلو چې کوم وخت پورے د دې انکوائری Complete نه شی۔ کومو علاقو کښې چې دا ژاله باری شوې ده۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): دا خو کال اتینشن نوټس دے۔ کال اتینشن باندې هم

دومره----

جناب بشیر احمد بلور: نو دا خو صرف په خبرو مسئلے نه حل کیرې۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! دا خومره پورے چہ یقین دہانی اوشوہ، خما پہ

خیال کوئ، ہغوہ سنجیدگی سرہ کوئ۔ دغہ کو۔Next-

جناب محمد امین: سپیکر صاحب! د سوات د سیندھ مونہر مخکینہ تاسو تہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

شمال مغربی سرحدی صوبہ کے بعض قوانین میں ترامیم کا (ترمیمی) آرڈیننس مجریہ 2003

کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The Honorable Chief Minister NWFP to please lay on the table of the House the North West Frontier Province Amendment of Certain Laws (Amendment) Ordinance, 2003. Honourable-----

نکتہ اعتراض

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order, sir whatever you called.....

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! تاسو دا اوگورئ دا چہ کوم مونہر تہ تاسو دا

یجنہا را کرہی دہ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: دا Ordinance دا خو غلط دے۔ ہلتہ کینہی خو جی ہغہ لیکہی،

تاسو پخپلہ بانڈی جی اوگورئ، خیر دے، دا لیکہی۔ The NWFP Ordinance

No. 3 of 2003. The North West Frontier Province Amendment of Certain Laws (Amendment) Ordinance, 2002.

سپیکر! لانڈی لیکہی ”3“۔

جناب سپیکر: لانڈی Corrigendum ئے ور کرے دے۔ بیا روستو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: زه سر Corrigendum باندې، Corrigendum باندې په  
 Ordinance کبني Amendment نه شی کيدې Ordinance کبني به په Proper  
 طريقے باندې Amendment کوی، دا خو جی په Corrigendum باندې به  
 څنگه-----

(قطع کلامی)

وزير قانون: دا خو ټول مونږ په Proper طريقے باندې Amendment راولو، نو که  
 Corrigendum په دې باندې ايشو شوې وی چې دا Clerical mistake شوې  
 دے، 2002 ليکلې شوې دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپيکر! آرډيننس تاسو-----

(قطع کلامی)

جناب سپيکر: دا تاسو بيا د Consideration په Stage کبني او وایئ کنه۔

وزير قانون: د Consideration په Stage کبني ئے راوباسه کنه۔

جناب سپيکر: جی د Consideration په Stage کبني۔ جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جی غلط Table کوی۔

جناب سپيکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزير قانون: ولے دوی ته، غلط نه کوؤ۔

جناب عبدالاکبر خان: غلط Lay کوی۔

جناب سپيکر: بيا په Consideration stage باندې تاسو او وایئ۔

جناب عبدالاکبر خان: څنگه جی؟ غلط Lay کوی لگيا دے کنه۔ 2002ء والا Lay  
 کوی۔

وزير قانون: نه نه 2002 والا گوره 2002 باندې Corrigendum-----

جناب عبدالاکبر خان: د خو جی 2002 والا ليکلې دے، هغه به Lay کوی کنه۔

وزير قانون: یوسيدھا Corrigendum وی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر Corrigendum باندی خو Ordinance کنبی Amendment نہ شی کیدے۔

Minister for Law: And now I am here to present amendment for 2003.

جناب سپیکر: پہ لاء کنبی پہ Corrigendum باندی Amendment نہ شی کیدے Proper legislature بہ کوی۔

جناب سپیکر: نہ جی Notification No. 4rth April 2000 published at page جی جی ملک ظفر اعظم صاحب، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ جناب سپیکر دا کارخہ تاسو کوئی دا ڍیر۔۔۔۔۔  
(قطع کلامی)

Mr. Zafar Azam (Minister for Law): Mr. Speaker sir! I on behalf of Honorable Chief Minister, NWFP. Lay on the table of the House the North West Frontier Province Amendment of certain Laws (Amendment) ordinance, 2003.

Mr. Abdul Akbar Khan: I oppose, I oppose it.

Mr. Speaker: The ordinance stands laid. The House is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: The Honorable Minister for Excise and Taxation NWFP to please move that the North West Frontier Province Urban in movable property tax, Amendment Bill.....

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، کورم، جناب سپیکر، کورم جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پورا ہے۔ یہ تو اصولی طور پر طے ہو گیا تھا۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جناب سپیکر. Then I withdraw my point of order.

شمال مغربی سرحدی صوبہ شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس (ترمیمی) بل مجریہ 2003 کا

زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Thank you, the honorable Minister for Excise and Taxation, NWFP, to please move that the North West Frontier Province Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Honorable minister for Excise and Taxation, NWFP, please.

جناب فضل ربانی (وزیر محاصل و آبکاری): محترم سپیکر صاحب میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ، شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس (ترمیمی) بل 2003 کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔  
جناب سپیکر: کوم خائے کینیہی دے۔

وزیر محاصل و آبکاری: اس میں ایک امینڈمنٹ بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر: ایوان کے سامنے وزیر موصوف کی طرف سے ایک تحریک پیش کی گئی ہے۔ کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس (ترمیمی) بل 2003 کو ایوان میں فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔ آیا ایوان اس بات کی منظوری دیتا ہے۔ جو اس تحریک کے حق میں ہیں تو ہاں میں کہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔ کورم سر، زما خیال دے پورہ نہ دے۔

جناب سپیکر: جو اسکے حق میں ہیں، وہ ہاں کہیں اور جو اسکے حق میں نہیں ہیں وہ نہ کہیں۔

(تحریک منظوری کی گئی)

جناب سپیکر: بل کی فوری طور پر زیر غور لایا جائے گا۔ چونکہ بل کی شق نمبر 1 میں کسی بھی معزز رکن کی طرف سے ترمیم کی تحریک پیش نہیں ہوئی ہے۔ لہذا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا شق نمبر 1 کو بل کا حصہ گردانا جائے تو جو اسکے حق میں ہیں تو وہ ہاں کہیں اور جو خلاف ہیں وہ نہ کہیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی ہاں شق نمبر 1 کو بل کا حصہ قرار دیا گیا۔ بل کی شق نمبر 2 میں جناب وزیر قانون صاحب نے ایک ترمیم دائر کی ہے۔ لہذا ان سے گزارش ہے کہ وہ بل سے متعلق ترمیم کو ایوان میں پیش کریں۔

جناب وزیر قانون صاحب!



Mr.Zafar Azam (Minister for Law): Thank you Mr. Speaker I beg to move...

(Interruption)

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر! جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بل Consideration کے لئے پیش کیا ہے اور اب لاء منسٹر اس میں امنڈ منٹ لارہے ہیں In the same Bill اگر وہ موجود نہ ہوں تو پھر تو ٹھیک ہے۔ لیکن وہ موجود ہیں جنہوں نے Consideration۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ان کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ اس میں Rectification کی ضرورت ہے۔ لہذا انہوں نے Rectification کے لئے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: منسٹر سپیکر! انہوں نے بل کو Consideration کے لئے پیش کیا ہے۔ جناب سپیکر: کوئی بھی کر سکتا ہے Rectification کے لئے کوئی بھی یہ کار خیر آپ بھی کر سکتے ہیں۔ کسی بھی معزز رکن کی طرف سے آسکتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جس نے امنڈ منٹ پیش کی ہے وہ اپنی امنڈ منٹ پیش کرے گا۔ اگر وہ نہ ہو یا وہ کسی کو اختیار دے تو پھر الگ بات ہے۔ لیکن جو امنڈ منٹ لایا ہے، تو یہ ایکسائز منسٹر کا حق ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ امنڈ منٹ تو وزیر قانون کی طرف سے ہے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ منسٹر صاحب خود بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

Minister for Excise & Taxation: Sir I beg to move that in Clause 2 for the word "Factory" wherever occurring, the word "Factory" shall be substituted. Thank you.

جناب سپیکر: جناب وزیر قانون کی طرف سے بل میں جو ترمیم پیش کی گئی ہے اسے منظوری کے لئے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

Mr. Abdul Akbar Khan: Not the Law minister the Minister concerned.

جناب سپیکر: جناب Minister concerned کی طرف سے بل میں جو ترمیم پیش کی گئی، اسے منظوری کے لئے ایوان میں پیش کرتا ہوں۔ آیا یہ ترمیم ایوان کو منظور ہے۔ جو اس بل کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں اور جو اس بل کے خلاف ہیں، وہ نہ کہیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی ہاں، ترمیم منظور ہے The 'Ayes' have it لہذا شق نمبر 2 بمعہ ترمیم بل کا حصہ گردانا گیا چونکہ کسی بھی معزز رکن اسمبلی نے شقات نمبر 3 اور نمبر 4 میں کوئی ترمیم پیش نہیں کی ہے۔ لہذا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ان شقات کو بل کا حصہ گردانا جائے؟ جو اسکے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں اور جو اسکے خلاف ہیں نا کہیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: شقات نمبر 3 اور نمبر 4۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ نے کیسے یہ اندازہ لگایا کہ وہ ہاں تو اتنی معمولی تھی اور نہ تو اتنی بڑی تھی۔

جناب سپیکر: جی ہاں بڑی تھی لیکن Single تھی اور ہاں مطلب یہ ہے کہ مجمع کی طرف سے تھا۔۔۔۔۔

(تہتہ)

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! یہ ہاں والوں نے ناشتہ نہیں کیا ہے یا کیا بات ہے؟ بڑی کمزور سی آواز آرہی ہے انکو زرا چائے پلائیں۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: یہ عبدالاکبر خان صاحب 'A,A' ہیں نا A,A,A کر دیں عبدالاکبر صاحب امنڈ منٹ صاحب کر دیں نا۔۔۔۔۔

(تہتہ)



جناب عبدالاکبر خان: یہ Consideration stage تو ختم ہو گیا۔

Mr. Speaker: Law Minister Sahib, please

وزیر قانون: جناب والا! یہ Stage گزر چکا ہے جو عبدالاکبر خان پیش کر رہے ہیں Consideration stage پر آپ نے امینڈمنٹ کی جو کہ لاء منسٹر نے پیش کرائی تھی وہ تو انہوں نے Object کر کے ان کو دی۔ آپ پھر اس پر انکا کونسا Objection رہ گیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ Passing of the Bills آپ دیکھیں۔

“When a motion that a Bill be taken into consideration has been carried and the Bill has been considered Clause by Clause and no amendment the Bill is made, the Member –in-charge may at once, move that the Bill be passed”

جناب سپیکر! اگر امینڈمنٹ نہیں ہے، تو وہ کر سکتا ہے۔

پھر اس پر Apply Clause(2) ہو گا۔

105, the Words کو دیکھیں۔

the Speaker on his own motion may

Speaker on his own motion may and on the request of any Member,

shall آپ اگر ایسا کر دیں۔ تو ‘May’ میں اگر کرتا ہوں تو Shall ہے۔

(خاموشی)

Mr. Speaker: The Bill has already been considered.

Mr. Abdul Akbar Khan: No sir, I am talking about the passage of the Bill.

وہ Consideration stage تو ختم ہو گئی۔ میں اسکی بات نہیں کر رہا۔ Consideration stage تو

گزر گئی۔ آپ Passing کے لئے آپ اسکو Move کرتے ہیں، میں Passing کی Stage پر یہ کہہ

رہا ہوں کہ اس بل میں چونکہ Amendment لائی گئی ہے۔ اس لئے اس اول کے تحت آپ پابند ہیں کہ

اسکو کمیٹی کے حوالہ کریں۔

Mr. Speaker: Then what you will get from it?

جناب عبدالاکبر خان: آپ کے پاس کوئی Discretionary powers اس اول میں نہیں ہیں۔ جناب

سپیکر۔

Mr. Speaker: Then what you will get from it?

Mr. Abdul Akbar khan: What I will get from it is that I will go by the rules.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔ فضل ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی (وزیر محاصل و آبکاری): جناب سپیکر صاحب! یہ امنڈ منٹ تو Factory اور Factor کی ہے اور اس پر فاضل اور معزز رکن نے No کہا اور Factory سے Factor بنانے پر No کہا۔ وہ تو Clerical mistake تھی۔ کہ Factor کی بجائے Factory لکھا گیا تھا۔ اس نے امنڈ منٹ پیش کی۔ ایک Word کو صحیح کرنے کے لئے اگر آپ کہیں بھی جائیں اور آپ کہیں یہ Factory ہے یا Factor ہے آپ کو لوگ کہیں گے Factor ہے اس لئے اس پر امنڈ منٹ میں، No کرنا بھی اچھا نہیں تھا۔ اور یہ ایسی کوئی امنڈ منٹ نہیں ہے کہ اسکو Consideration کے لئے کمیٹی کے سپرد کیا جائے یا کسی کے حوالہ کیا جائے۔ صرف ہم نے ایک ریکویسٹ کی تھی کہ اس میں Factor کی بجائے Factory لکھا گیا تھا۔ تو اس لئے Factory کو Factor پھر Substitute کیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب! منسٹر صاحب کی بات صحیح ہے۔ یہ انہوں نے جو Mistake کی تھی، اس کو صحیح کیا ہے وہ Consideration کا Stage تو ختم ہو چکا ہے۔ Now اب Passing کا Stage ہے Passing کے Stage پر کوئی امنڈ منٹ نہ ہو تو پھر جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب اس وقت Move کر سکتے تھے۔ کہ اس کو لیا جائے۔ لیکن جب امنڈ منٹ وہ خود لائے ہیں ہم نہیں لائے ہیں امنڈ منٹ وہ خود لائیں ہیں۔ تو جب وہ خود امنڈ منٹ لائے ہیں، تو پھر اسکو کمیٹی کو کل دیں۔ جناب سپیکر! کوئی بات نہیں ہے کل کا ٹائم دے دیں، کل بھی وہ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: تو آپ کیوں بصد ہیں؟ میرے خیال میں اگر آپ اپنی ضد چھوڑ دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: منسٹر صاحب یہ مان لیں کہ صحیح کہہ رہا ہوں تو میں واپس لیتا ہوں۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس (ترمیمی) بل مجریہ 2003 کا

پاس کیا جانا

جناب سپیکر: جناب وزیر محاصل و آبکاری صوبہ سرحد شمال مغربی سرحدی صوبہ شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس (ترمیمی) بل 2003 کو پاس کرنے کے لئے تحریک پیش کریں گے۔ جناب فضل ربانی۔

وزیر محاصل و آبکاری: محترم سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس (ترمیمی) بل 2003 کو پاس کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب وزیر موصوف نے تحریک پیش کی ہے کہ شمال مغربی سرحد صوبہ شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس (ترمیمی) بل 2003 کو پاس کیا جائے۔ آیا ایوان کو منظور ہے۔ کہ یہ بل پاس کیا جائے جو اس بل کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہم اپنا پوائنٹ یہاں پر ریکارڈ کرنا چاہتے ہیں کہ اسی ہاؤس نے ایک Resolution unanimously پاس کیا تھا کہ جو Taxes ہیں جو کہ Islamic Ideology Council نے وہ دیئے ہیں، وہ ایک متفقہ قرارداد پاس کی تھی، پیر محمد خان نے Move کی تھی۔ میرے خیال میں پتہ نہیں کہ ہر گئی ہے۔ ایک متفقہ قرارداد پاس کی تھی کہ یہ جو ٹیکس ہیں، غیر آئینی ہیں۔ غیر اسلامی ہیں۔ انکو ختم کیا جائے اور بجائے انکو ختم کرنے کے یہ انکو اور بھی بڑھا رہے ہیں۔ جناب سپیکر: آیا ایوان کو منظور ہے کہ یہ بل پاس کیا جائے۔ جو اسکے حق میں ہیں۔ وہ ہاں کہیں۔

(آوازیں ہاں)

جناب سپیکر: جو اسکے حق میں ہیں زرا زور سے ہاں میں کہیں۔ تاکہ پتہ چل جائے یہ قبرستان تو نہیں ہے جو اسکے حق میں ہیں اور جو اسکے Against میں ہیں نہ، میں کہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ یہ جو Declare کیا گیا ہے، غیر اسلامی ٹیکس ہے۔ اسکو بڑھانے کے لئے آپ اس پر Counting کر لیں۔ جناب سپیکر صاحب! ہم ٹھیک ہے، ہمیں پتہ ہے کہ ہم کرتے ہیں لیکن آپ اس پر Counting کر لیں۔

جناب سپیکر: جو اسکے حق میں ہیں، تو وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں۔ سیکرٹری صاحب سے استدعا ہے کہ وہ گن لیں۔ عبدالاکبر خان کیا خیال ہے Ayes have it۔

جناب عبدالاکبر خان: ہم تو کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بس مجھے ویسے ہی پتہ چل گیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہمیں کھڑا کرنے کے موڈ میں نہیں ہیں، ہم ماننے ہیں۔

(اس موقع پر بل کے حق میں رائے شماری کی گئی۔ بل کے حق میں 34 ووٹ آئے)

جناب سپیکر: جونہ، میں ہیں۔ وہ کھڑے ہو جائیں

(بل کی مخالفت میں 10 ووٹ آئے)

قاری محمد عبداللہ: عبدالاکبر خان د خلورو برابر دے۔

جناب سپیکر: جی ہاں، بل کو پاس کیا گیا As amended۔

جناب مختیار علی: سپیکر صاحب ما یوہ خبرہ کولہ جی۔

جناب سپیکر: اوس چہی خومرہ خبرہی کوئی چہی د عبدالاکبر خان داشے اوس پاتے

شی۔ زہ ہم وایم۔ مونرہ ہاؤس Adjourn کوؤ۔

جناب مختیار علی: وختی زمونرہ ملکرو کال اتنشن پیش کری وو چہی دہغہ ژالہ باری

پہ بارہ کنبہی چہی پہ دہی مختلفو اضلاع کنبہی کومہ دا گلی شوہی دہ، طوفان

تیر شوہی دے، بونیر ہم پکنہی شامل دے۔ تاسو شاید چہی علم نہ وی دہغہی پہ

بارہ کنبہی خہ خاص داسہی دغہ اونہ شو۔ ریکارڈ دا دہ دغہ آفت زدہ اوگر خولے

شی او دہغوی د پارہ خہ دریلیف اعلان اوشی جی۔

جناب سپیکر: مختیار علی خان! زما۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: خنگہ چہی دوی خبرہ اوکرلہ۔ د دہی نہ انتہائی اہم خبرہ بلہ

نشہ۔ خہ خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زہ خبرہ کومہ، تاسو دوہ ورخے، دا سبالہ ورخے پورے تائم درکری

چہی منسٹر صاحب خان پوہہ کری نو بیا بہ تاسو سرہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: سبا نہ ہغہ بلہ ورخ پورے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سبا نہ ہغہ بلہ ورخ پورے ان شاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب مختیار علی: سپیکر صاحب! دآبیانہ د ورتہ معاف کری۔

جناب سپیکر: چي ڇه ڪيڊے شو ممڪن بس هغه به او ڪري، چي ڇه ممڪن ڪيڊے شو۔

جناب محمد امين: سپيڪر صاحب! زما خيال دے چي اوس خو به ماته ٽائم ملاؤ شي د سوات په سينده باندې د خبري ڪولو اگري چي په دي مونڙه ايڊ جنر نمٽ موشن هم راوڙے دے۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: زه يوه خبره ڪوم ڊيره په معزرت سره، هغه بله ورځ په "خبرين" اخبار ڪبني زمونڙه اوس تاسو په متعلق، د ٽولو متعلق ئے ليڪل ڪري وودوزراء متعلق، دممبرانو متعلق او د ڊي پورے ئے ليڪلي وو چي سپيڪر يعني تاحال وه بهت ڪوشش ڪرتے پي ليڪن وه اسمبلي هاؤس ڪوچلانه ميں ڪامياب نظر نهيں آرتے پي۔

جناب محمد امين: ڪامياب خو تاسو يئي۔

جناب سپيڪر: د د ميان محمد رفيق صاحب دغه وو۔ زه دا وايم چي اووه مياشته اوشوے ڪه مونڙه په رولز او په ريگوليشن باندې ځو، پوائنٽ آف آرڊر، يعني څومره چي تاسو پارليمانی تاريخ او ڪوئي نو د قاعدے او د ضابطے، د آرٽيڪل Convention خلاف ورزي نه وي شوې نو چرته پوائنٽ آف آرڊر، او ڪه چرته مونڙه په دغه باندې روان شو نو زما په خيال، لکه نن يو معزز رکن ته لڙ ڪبنيه، لڙ ڪبنيه چي چيئر ڪله دغه ڪوئي نوبيا، مطلب دادے هغه معزز رکن چي هغه پريويلج موشن راوڙے وو، هغه پريويلج موشن زمونڙه ڊير سينيئر پارليمنٽرين ناست دي، طريقه ڪار دادے چي هغه به اسمبلي سيڪريٽريٽ ته راځي، اسمبلي سيڪريٽريٽ به هغه Vet ڪوي۔ هغه به ڪوري چي دا تحريڪ استحقات جوڙيڙي او ڪه نه جوڙيڙي۔ په آخره ڪبني بيا دا سپيڪر ته راځي او چي سپيڪر ايڊمٽ ڪوي داسي هر يو ڪوئسچن، داسي تحريڪ التواء، داسي پريويلج موشن، داسي ڪال اٽنيشن نوٽس، دا هر ڇيز د پاره ضوابط او قواعد هغه موجود دي خو چونڪه د چيئر دا ڪوشش وي۔ تاسو عوامي نمائنده گان يئي۔ خلقو ستاسو ڪار ڪردگے ته، ستاسو نمائندگي ته غور ايڻي وي د ڊي وجه نه مطلب دادے چي د چيئر د طرف نه پڪار ده چي ستاسو سره Leniency اوشي، رعايت اوشي خو زما ستاسو نه هم دا توقع ده چي ڪم از ڪم آئنده د پاره به تاسو د قواعد و د ضوابطو



پابندی کوئی چہی داسی نہ وی چہی خُکھ د دہی ہاؤس Decorum چہی دے ، دا زما او ستاسو مشتریکہہ زمہ داری دہ۔ چہی خومرہ یعنی مطلب دادے د دہی ہاؤس Decorum وی ، زمونبرہ وقار بہ پہ عوامو کبني اوجت وی ، ہغہ بہ بلند وی۔ زہ توقع ساتم چہی ان شاء اللہ پہ Future کبني بہ تاسو حتی الوسع د قواعد او ضوابطو پابندی کوئی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زمونبرہ تہ انتہائی افسوس دے ، پتہ نہ لگی چہی دا کوم زمونبرہ رور اخبار والا پہ کوم سوچ باندي یاد کوم شے نہ اندازہ دا اولگولہ چہی تاسو د ہاؤس پہ چلولو کبني نا کامیابہ شوی۔ مونبرہ خودا وایو چہی دے تیر شوہی اووہ میاشتو کبني تاسو کوم پہ خوش اسلوبی سرہ داہاؤس اوچلوؤ۔ زہ دا منم جناب سپیکر ، چہی ہر یو سپیکر پہ قواعدو ضوابطو باندي 100% دا انتہائی ناممکنہ خبرہ دہ خُکھ چہی مونبرہ ٲول دلته کبني نوئے کسان راغلے یو او بل دویمہ خبرہ دہ چہی ہر یو خبرد پارہ قواعدو ضوابطو تہ زمونبرہ دومرہ خیال ہم نہ شی رسیدلے۔ رورو بہ ٲول Improve کیری ٲول بہ چل ایزدہ کوؤ خو جناب سپیکر صاحب ، تاسو چہی کوم دے باوجود د دہی چہی ہغہ یو ٲوائنت آرڈر نہ جویری او تاسو مہربانی اوکری او تقریباً ہریو ممبر ، ہر یو نہ وی نو کہ زہ وایم چہی 90% کسانو تہ تاسو دا موقع ورکری دہ چہی پہ ٲوائنت آف آرڈر باندي ہغوی خبرہ کری دہ۔ چہی ہغہ د ہغوی ٲوائنت آف آرڈر نہ جویری۔ اوس کہ چیئر چہی کوم دے صرف Strict پہ رولز باندي خئی بیا بہ دلته کبني یو حبس پیدا کیری ، یو گھتن پیدا کیری پہ دہی وجہ بانديہر خوک چہی پہ دہی کرسی باندي او خاصکر چہی تاسو دلته کبني پہ دہی کرسی ناست وی۔ پہ دہی کرسی نو دے ہاؤس Smooth چلولو د پارہ دا ضروری خبرہ دہ چہی بعض وخت کبني ہغہ د قواعدو ضوابطو دومرہ زیات خیال نہ شی ساتلے چہی ہغہ باندي 100% عمل اوکری۔ زہ خو کم از کم د خپل طرف نہ دا ویلے شم چہی تاسو کوم د ہاؤس پہ دہی تیر شوہی اووہ میاشتو کبني داسی اوچلو ، زما پہ خیال باندي د دہی نہ بنہ ہاؤس نورخوک نہ شی چلولے۔

جناب سپیکر: مولانا مان اللہ صاحب!

مولانا امان اللہ حقانی: زہ ڊیر پہ افسوس سره وایم جی چي دا "خبریں" اخبار  
 دا Comments دغه کړئ۔ کم از کم دے اخباراتو والا له هم حقیقت ته کنل پکار  
 دی۔ هغوي د حقیقت نه سترگے ولے پتوی؟ که دا صحافیان ورونرو دلته کوم  
 منصف رونره ناست وی، هغوي له په دې باندې اظهار خیال پکار دے چي  
 سپیکر صاحب خه طریقے سره هاؤس چلوی؟ په دې باندې خوهر څوک گوری او  
 هر سره په حقیقت باندې پوهیږی۔ نو کوم اخبارات چي دا غلطه Comments  
 ورکوي نو دوي له ددی مخ نیوے پکار دے چي د دې مخ نیوے اوشی۔

جناب سپیکر: ارشد خان صاحب! ارشد خان صاحب!

جناب محمد ارشد خان: جناب سپیکر صاحب! په دې خبره باندې مے صرف یوه دوه  
 خبرې کولے چي زما خیال دے مونږه خو مخکښې اسمبلئ کارروائی به ټول عمر  
 مونږه په اخبارونو کښې کتله خو زما خیال دے دا اخبارونو نه به هم به خبریدو۔  
 زمونږه د موجوده سپیکر چي کوم رویه ده، زما خیال دے، داسے په تاریخ کښې  
 د دې اسمبلئ نه دے پاتے شوې (تالیان) او مونږه دے دایواځے دا سپیکر نه،  
 دا دے ټول هاؤس چي کومه طریقہ چلوی او اپوزیشن له چي څومره موقع  
 ورکوي، په څومره خه طریقے باندې دا چلوی ددغه اخبار والا خلاف زما خیال  
 دے، یو دغه پاس کول پکار دی په دې ځائے کښې، په دې اسمبلئ کښې چي  
 دایو مشترکه قرارداد پاس شی۔

جناب سپیکر: نه نه، زما د هغے دا مطلب نه دے چي یعنی زه اخبار والا، هغه  
 زمونږه رونره دی، د تعمیری تنقید حق هغوي ته حاصل دے خو زما تاسو ته دا  
 درخواست دے چي لږ تاسو د چیئر سره تعاون کوي نو مطلب دا دے چي دهاؤس  
 Decorum به نور هم خه وی یعنی مطلب دا دے چي Improvement به کږی  
 جناب محمد امین صاحب!

جناب محمد امین: سپیکر صاحب! ستاسو به یو ځلے بیا شکریه ادا کومه۔ اصل کښې  
 جی ما دے خبرې ته تاسو توجه راگرځوله چي یوه هفته اوشوه چي ضلع سوات  
 کښې په دریائے سوات کښې ډیر زیات سیلاب دے او دهغې په وجه باندې دنیم  
 سوات رابطہ چي ده، هغه د سټی سره کټ شوې ده۔ هلته د دوائیانو هم تکلیف

پيدا شوې دے، داسيائے خوردنوش هم تکليف پيدا شوې دے۔ دټولو نه غټه مسئله چې ده، هغه هلته کبن د مريضانو دآمدورفت ده چې هغوي بنا رته راتلے نه شی، هسپتالونه ته راتلے نه شی او ډير زيات بے پناه مشکلات دی۔ اگر چې صوبائی گورنمنټ مهربانی کړې ده او دهغه پشتو د پاره چې پيسے ايستلے دی او په هغې باندي کار هغوي شروع کړے دے خو هغه کار انتہائی دست رفتاری شکار دے او هغه ډير په ناقص طريقه باندي کيږي او د هغې د پاره چې کومه مشينري پکار ده د هغې د پاره چې کومے بلډوزرے پکار دی چې هغه د درياړخ واري مينخ ته او زياته آبادی چې ده، هغه جي دهغه نه Affect کيږي او د خلقو زمکے خرابے شوې، د خلقو فصلونه خراب شو۔ زه به دا ریکويست او کړمه د صوبائی گورنمنټ نه چې هغوي د هغه فصلونو تاوان ادا کولو د پاره او دهغه زميندارو سره د مالی امداد هم د هغوي اعلان او کړي ځکه چې هغه هم زمکے لارے، هم فصلونه تباہ شو او هم چې دا نیمه علاقه د بنا سره Cut-off ده او دهغوي د سهولتونو نه محرومه دی نو دا مے گزارش دے تا سو توجه ورکړئ۔

جناب سپيکر: جی سراج الحق صاحب! سراج الحق صاحب!

سينټر وزير: جناب سپيکر صاحب! دوه خبرې عرض کوم، يو خودا چې دا ستا د پاره ډير دعزت او د وقار د چې د اپوزيشن او د حکومت، دواړو بنچونو ستاسو سپيکر شپ ته او کارروائی ته او د اوسه پورے چې کوم Performance دے، هغې ته ئے شاباشے پيش کړو او زه وایم چې د صوبه سرحد دا اسمبلئ دا د درے واپرو صوبو د پاره يو نمونه ده بلکه Even د مرکزی اسمبلئ نه هم زمونږ د اسمبلئ کارروائی ان شاء الله ډير زياته بڼه ده۔ دویم دا چې د اکوم مسئله ته محمد امين خان توجه ورکړه، سوات دا سیند يقيناً يو مستقل مسئله ده خو دا هم نه شو وئیلے چې خدائے پاک دے اوچ کړی بلکه خدائے پاک د په دې اوبه ډيرے زياتے کړی ځکه چې دامونږ د ټولے علاقے د پاره، د ايگريکلچر د پاره يو ډير ضروری اوبه دی۔ دغه او بل دا چې درگئی په مقام کښې يو ډير لوءے بجلی گهر هم دے دا اوس چې کوم سيلاب راغله دے نومونږه وزيراعلیٰ صاحب هنگامی بنيادونو باندي دهغه د پاره د انيس لاکه روپئ مختص کړے، ايستلے

دی او د دوی دا مطالبہ دہ چپی فوراً ہغہ وسائل، ہغہ بلڈوزرے راوڑی نو ہغہ  
 چپی دلته Available نہ دی چپی کوم شے زمونبرہ د صوبے حکومت ته Available  
 دے، ہغہ پہ سوات کبھی مو حاضر کیرے دے، چپی کوم نہ دے Available د  
 ہغی د پارہ بہ کوشش کوؤ۔

سوالات نمبر 107، 175، اور 179 پر بحث

Mr. Speaker: Inshallah, Next Mr. Abdullah Akbar Khan ,MPA, to please start discussion on Question No.107,175 and 179 moved by Mr. Nisar Safdar Khan , Mr. Farid Khan ,MPA, and Mr. Zar Gul Khan ,MPA which were related to Health Department, fixed for discussion under rule 48.Mr.Abdul Akbar Khan MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں مشکور ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر تو نہیں ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ Collective responsibility ہے اور Definitely۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صحیح ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس دن جب ہیلتھ کے سوالات تھے اسمبلی کے ایجنڈے پہ تو دو تین  
 ہمارے آئریبل ممبر نے سوالات کئے تھے اور خاصکر یہ سوالات Related تھے بی ایچ یوز کے ڈاکٹر اور  
 سٹاف کی غیر موجودگی سے جناب سپیکر! یہ بی ایچ یوز چونکہ Basic Health Unit ہوتا ہے اور  
 Basic health facilities اسی بی ایچ یوز سے عوام کو ملتی ہیں اور اگر عوام کو، دور دراز دیہاتوں میں  
 رہنے والوں کو اگر Basic facilities نہیں ملیں گی تو Naturally جناب سپیکر اس سے وہاں پر  
 مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں اور لوگوں کو انتہائی تکلیف بھی ہوتی ہے۔ اگر آپ ایک بی ایچ یوز میں جتنے بھی  
 گورنمنٹ ایمپلائرز رکھیں لیکن اگر وہاں پر ڈاکٹر نہیں ہے تو باقی لوگ جو وہاں پر ہونگے، انکا کوئی فائدہ نہیں  
 ہوگا۔ وہ بی ایچ یوز جو ہے وہ بند رہے گا۔ چونکہ سپیکر گورنمنٹ کی ایک پالیسی کے تحت ہر یونین کونسل کی سطح  
 پر ایک ایک بی ایچ یوز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ آرائیجی سی بھی بنائے گئے تھے لیکن جو Basic  
 Health Unit تھا، وہ بی ایچ یوز ہوا کرتا ہے۔ جناب سپیکر! ہم دیکھتے ہیں کہ تقریباً بہت سے بی ایچ یوز  
 خالی پڑے ہیں۔ لوگوں کو کوئی Facilities نہیں مل رہی ہیں اور جناب سپیکر اس دن میں نے منسٹر

صاحب سے یہ بات بھی کی کہ اگر آپ Medico-legal cases کو بی ایچ یو میں Entertain نہیں کریں گے، اگر کسی کو Fire arm injury ہو جاتی ہے، اگر کسی کا پوسٹ مارٹم ہوتا ہے، تو بی ایچ یو میں اس کا کوئی لیگل بندوبست نہیں ہے۔ اگر آپ اس طرح نہیں کرتے تو وہ ڈاکٹر صبح آٹھ بجے آتا ہے اور چار بجے جاتا ہے تو اسکی مرضی ہے کہ وہ بارہ بجے تک رہے، اسکی مرضی ہے کہ وہ دس بجے تک رہے کیونکہ اس پر کوئی خاص چیک نہیں ہوتا۔ اسکے علاوہ چونکہ ہمارے صوبے میں سب کچھ نرالا ہے، یہاں پر تو ڈاکٹروں کو بھی Contract Basis پر Employment دی جاتی ہے اور وہ بھی اس طرح Employment دی جا رہی ہے کہ جی آپکو فلاں بی ایچ یو میں Appoint کرتے ہیں، آپ تین سال تک اسی بی ایچ یو میں رہیں، آپکی کسی جگہ پر ٹرانسفر نہیں ہوگی۔ آپکی پروموشن نہیں ہوگی، آپکو کوئی پنشن نہیں ملے گی، آپکی کوئی Increment نہیں ملے گی تو وہ بیچارہ پھر صرف نوکری کی تلاش کے لئے درخواست دے دیتا ہے۔ میں جناب سپیکر اسکی تفصیل میں نہیں جانتا کیونکہ کسی دوسرے وقت اس پر کافی تفصیل سے بات کرونگا اور اس کے متعلق تو سینئر منسٹر صاحب نے اس فلور آف دی ہاؤس پر وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ Contract policy پر یا Contract پر جو Appointments ہیں، ان پر وہ پالیسی بیان بھی دیں گے یہ گزشتہ اجلاس کی بات ہے لیکن جناب سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ نے لاکھوں روپے ایک ایک بی ایچ یو پر خرچ کئے ہیں، کتنے لوگوں کو وہاں پر روزگار ملا ہے؟ جو چھوٹے اہلکار ہیں مثلاً چیڑاسی ہیں، چوکیدار ہیں، بہت سے میڈیکل ٹیکنیشنز ہیں، دائیاں ہیں، ایل ایچ وی ہیں، انکو روزگار دیا ہوا ہے لیکن اگر ڈاکٹر وہاں پر نہیں ہوں گے تو اس بی ایچ یو کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ جہاں پر بھی جس بی ایچ یو میں، یہ پابندی اٹھائے پر او نشل گورنمنٹ بہت جلد تاکہ جس جس بی ایچ یو میں یا جہاں پر بھی سٹاف کی کمی ہے۔ وہ سٹاف کی کمی خواہ وہ چھوٹا سٹاف ہو، خواہ وہ ڈاکٹر ہوں، تاکہ اس کمی کو پورا کیا جاسکے اور یہ جو پچیس تیس لاکھ روپے ایک ایک بی ایچ یو پر گورنمنٹ کا خرچہ ہوا ہے اور چونکہ وہ بیکار پڑے ہیں اور وہاں پر کوئی جاتا بھی نہیں، تو انکو فعال بنایا جائے۔ تھینک یو۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: پہ دے کبھی زما یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: کوئسچن دے کہ ڊسکشن دے؟

جناب مظفر سید: سر! ڊسکشن به اووائیم ورتہ بنائیم جی بهرحال ستاسو نه ویریرو

مونبرہ چي کوئسچن به۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه نه، بس وایہ۔48۔

جناب مظفر سید: کومہ خبرہ چي تاسو اوکرہ چي "خبریں" اخبار داسي لیکلئ دی، شاید چي دے کبھی به هغوي یو معمولی غوندې نکتے ته یا دغه وخت خه ڊسکشن ته ئے اشاره کرے وی چي یره سپیکر صاحب به هغه کنترول کولو، کنترول شوې به نه وی۔ بهرحال زما دا توقع ده چي هغوي به شاید چي داسي په تفصیل سره خبره نه وی کړئ۔ ځکه مبالغه بالکل نه کوؤ، هغه خود دے اسمبلی بنکلا دا ټول ممبران حضرات دی خو سر بیئے تاسو یئ۔ حقیقت دادے چي د دې بنکلا او د دے هاؤس د بهترین انداز باندې چلول د دې سپرہ هم تاسو یئ۔ جناب سپیکر صاحب دوی لیکلئ دی چي پابندی ده سروسز باندې، نو زما درخواست دے چي څومره بی ایچ یو، څومره ڊسپنسری یا څومره هسپتالونه دی، هغه دستاف د نشوالی دوجه نه هغه خالی پراته دی۔ نو مونبرہ دا توقع ده او دا تپوس هم کول غواړو چي Ban به ترڅو پورے وی؟ دا پابندی به ترڅو پورے وی؟ دے خلقو ته به دا ریلیف کله ملاویری؟ ترڅو پورے به دغه عمارتونه چي په لکھونو، په کرورونو روپئ ورباندې لگیدلے دی، هغه خرابیری او دهغې نه پبلک ته هیخ فائده نشته۔ نومونبرہ دا درخواست کوؤ چي په دې دا حکومت وقت په سنجیدگی سره سوچ او کړئ او په سنجیدگی سره دا اقدامات او کړئ چي دا هر قسم د بهرتیانو نه پابندی او چته کړئ، سروسز نه او خلقو ته ریلیف هم ملاؤ شی او خلقو ته سکون هم ملاؤ شی۔ شکریه جناب۔

جناب سپیکر: آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں، نثار صفر صاحب؟ آپ نے نوٹس نہیں دیا ہے۔

جناب نثار صفر خان: نوٹس سر! میرا ہی سوال تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا میرے خیال میں آپ Last ہیں تو پھر ہم حکومت سے استدعا کرتے ہیں۔ ٹائم کم ہے۔ بس ٹھیک ہے Carry on، شروع کریں۔

جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر! اس میں ای ڈی او صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے ساتھ وعدہ کیا کہ جن بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز نہیں ہیں وہ ان شاء اللہ ہم عنقریب وہاں پر Appoint کریں گے اور ابھی تو وہ اٹھ کر چلے گئے ہیں لیکن جو یہاں پر متعلقہ منسٹر صاحب ہیں وہ اسکا ہمارے ساتھ وعدہ کریں اور اس ہاؤس میں وعدہ کریں اور ایک جو بہت سے بڑا مسئلہ ہے ہمارے رجوعیہ بی ایچ یو ہے۔ اس میں پولیس چوکی بنی ہوئی ہے۔ جناب عالی وہ مریضوں کے لئے بی ایچ یو بنا ہے یا پولیس چوکی کے لئے بنا ہے؟ اگر وہ پولیس چوکی ہے تو پھر اس کو پولیس چوکی بنائیں اور اگر وہ بی ایچ یو ہے تو پھر پولیس کو کسی اور جگہ پر منتقل کریں اور وہاں پر مریضوں کے علاج و معالجہ کا بندوبست کریں۔

جناب سپیکر: مولانا محمد مجاہد الحسینی صاحب! آپ سنارہے ہیں وہ کیا فرما رہے ہیں؟  
مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انکا مسئلہ بجائے اور بہتر بات یہ ہے کہ حق کو حقدار کے پاس پہنچا دیا جائے تو پھر تو سب سے زیادہ اور بہتر مریضوں کے حقوق ہیں اور انکی حفاظت ہے اس لئے انکو اس ہسپتال میں منتقل کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی جناب سراج الحق صاحب۔

سینر وزیر: بسم اللہ الرحمن الرحیم! جناب سپیکر صاحب! ادا عبدالاکبر خان، نثار او دے نورو ملکرو چپی کوم بی ایچ یو طرف تہ اشارہ او کپہ، حقیقت دادے چپی داز مونبرہ پہ صوبہ کبئی پہ یو ڈیر لوئے تعداد کبئی جو رہے شوہی وے۔ داز مونبرہ د دپی المیہ دہ چپی یو وخت کبئی فیصلہ او کپری چپی راخی چپی سکولونہ جو روو نو بس پہ توله صوبہ کبئی سکولونہ جو رشی او د خلقو حجرے سکولونہ شی او جماعتونہ سکولونہ شی، کوخے سکولونہ شی او بیا چپی ہغہ مہم ختم شی نو بیا د سوال پیدا کبیری چپی دے لہ استاد پکار دے، دے تہ چپراسی پکار دے۔ دے تہ Play ground پکار دے نو ہغہ کبئی ہیخ شے نہ وی او دغہ شان، دغہ شانتی د بی ایچ یوز پہ بارہ کبئی ہم فیصلے شوی دی۔ حقیقت دادے چپی زونبرہ پہ دیہاتی علاقہ د دپی یونٹس د قائمولو، د فعال کولو یو حقیقی ضرورت دے او

زمونڊرہ داسي علاقے شته دے چي ڊسٽرڪٽ هسپتال ته زنا نه يا بيماران راخي نو هغوي نه په لارے کبني سا اوخيڙي او بيمار هغي ته، او ځنے خو داسي خلق دي چي هلته کبني د سره سرڪ هم نشته، داسي علاقے دي، نو زما خيل هم دا تجويز دے چي واقعي ددے يونٽس د بحال کولو او د فعال کولو يو اهم ضرورت دے۔ ماته پخپله باندي وزير صحت او وئيل چي د هغوي په کلي کبني دغه شانتې يو منسٽر دے او چي هغوي پخپله هم ڊسٽرڪٽ هسپتال ته رارسي نو سرڪ هم کلي ته کمزورے دے او نشته دے او خواؤ شاته ئے هسپتال هم نشته دے نو وزير صحت پخپله هم ددغه شان يو ڊير لوءے مشكل سره مخامخ دے۔ خو زما په دبعرض دا دے چي په ځائے ددے چي بس مونڊرہ فيصله او کړو چي اوس بي ايچ يو بحال شو، خبره ختمه شوه، په دي باندي نه کيري۔ په باندي يو Realistic جائزه مونڊرہ ته اغستل پکا ردي او هغوي ته مونڊرہ دا وائيلے دي تاسو د دي د بحال کولو د پاره يو Feasibility يو ممکنه صورت راپيدا کړئ۔ زمونڊرہ دا هم مسئله ده چي اکثر ډاکټراز حضرات، دا د بنارونو سره تعلق ساتي او هغوي چي کله يعني بي ايچ يو خوله ډيره لويه خبره ده، چي په دي سائيډ باندي کومے اضلاع دي، چي په هغه اضلاع کبني هم بيا هغوي ډيوټي کولو ته نه وي تيار او هر چا بيا دا کوشش دے چي هغه پيښور ته ځان راورسي يا مردان او دغه شان Settled area ته ځان راورسي۔ او دا د سائيډ لوءے لوءے هسپتالونه دي دا په دي وخت کبني دغه شان شپرا ته دي۔ دغه شان جي چي کوم سکولونه دي په رورل ايريا کبني او په ديها تي علاقون کبني، د هغوي هم دا يوه مسئله ده ۔ بهر حال په دي وخت کبني مونڊرہ دهيلته د حوالے سره خبره کوؤ۔ دهيلته په باره کبني خو ډيره لويه جامع کميټي هم جوړه شوې وه او ما هغوي ته دا وائيلے ددي چي يو ځائے تاسو د I.V.P نه علاوه ددے ټول هيلته په باره کبني يو جامع غونټے پروگرام جوړ کړئ۔ چي هغي کبني دا پوزيشن ارکان هم شامل وي، په هغه کبني د حکومت ارکان هم شامل وي او هغه بيا دلته پيش کړئ۔ بهر حال اوس هم زما دا عرض دے چي مونڊرہ د دوي د دي تجاويزو جائزه اخلو او دوي سره مکمل هم آهنگي هم لرو۔ البته د دي امکانی Feasibility او ممکن صورت



پیدا کولو د پارہ مونر کوشش کو او انشاء اللہ دا به مونرہ یو اسمبلئ ته راوړو،  
په دې باندې به هغه خپل حتمی پروگرام دلته پیش کوؤ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دیکنې خو ځما په خیال باندې څه د لاء څه  
Amendment، څه د قانون څه د ریزولیشن هیڅ ضرورت نشته۔ هغه خو  
Already جوړه دی، فنکشنل دی، خو مثال، ستاف، بعض ځائے کینېډاکتر  
نشته نو بعضے ځائے کین پکنیمیدیکل ټیکنیشن نشته نو بعضے ځائے کین  
پکنېډائی نشته۔ مثال زما دا دے چې څه کمیتی ده Deficiencies وی د  
ستاف زیات تر۔ دهغه په وجه باندې هغه فنکشنل پورا نه دی نور خو زما په خیال  
چې منسټر صاحب کومه خبره کوئ، هغه خو دوئ یو جنرل پالیسی به جوړوی۔  
هغه خو د هیلتنه د پارہ دوئ یو غټه پالیسی جوړوی۔ اوس خو ضرورت داد ے  
چې کوم ځائے کینې Deficiencies دی، کوم ځائے کینې د ډاکټر Deficiency  
یا دا ستاف Deficiency ده، چې کم از کم هغه هم پوره کړئ چې دا فنکشنل خو  
شی کنه۔

جناب سپیکر: جی۔

سینر وزیر: ما جی په دې کینې د قانون سازی خبره اونه کړه۔ بنکاره قانون داد  
ے، دټولے دنیا قانون دادے چې هر چا ته د علاج سهولت پکار دے او په خپل  
کلی کینې ورته پکار دے۔ خو په هغه مطلوبه تعداد کینې ډاکټر مهیا کول،  
ډسپینسرز مهیا کول، دوایانے مهیا کول، د دې د پارہ باقاعده یو انتظامی  
فیصله پکار ده او دهغې په بنیاد ما دا خبره او کړه چې هغوی ته مونر دا وائیلے  
دی تر څو چې ستاسو د بی ایچ یو خبره ده، چې هغه کینې پولیس یعنی ډیره  
اوچولے ده نو داخو نه وائیم چې کوم شے د کوم Purpose د پارہ جوړ شوې  
دے، هم هغه هغوی له پکار دے او پولیس ته پکار دی چې خپل، بلکه ورته وائیم  
چې ځان د پارہ یو متبادل ځائے پیدا کړئ۔

جناب سپیکر: ارشد خان۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما خیال دے چي منسٽر صاحب یا زہ خیلہ خبرہ پورہ نہ شمه کولے یا هغوې زما خبرہ نہ دغه کوی، تاسو چي کلہ بی ایچ یو جوړہ کړئ او دهغه SNE راولپړی فنانس ډیپارټمنټ ته، هغوې تاسو ته ټول پوستونه، هغلته کبني هغه هلہ ستارټ کيږي چي هغه ته ټول پوستونه Sanction شی۔ هغه دفنانس نہ Sanction وی۔ دا کومے بی ایچ یو گانے چي دی، درے پوستيس Sanction دی اوس صرف کمئے دادی چي تاسو هغه باندي Ban لگولے دے۔ Appointments نہ کوئ۔ په دي وجه خالی پرتے دی۔ جناب سپیکر داخو تاسو SNE Sanction کړے وی۔ کومه بی ایچ یو باندي چي پچیس، تیس لاکه روپي اولگیدلے، هغه چي خنگه بلډنگ Complete کيږي Simultaneously دهغه د ستاف Sanction نہ فنانس ډیپارټمنټ نہ راخی۔

جناب سپیکر: ارشد خان صاحب، ارشد خان صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: زما جی دے سره ترلے یوه خبره ده۔ چي دا ځنی بی ایچ یو کبني څاروی ولاړ وی یا ډاکټران خو، ځکه چي سرے ورشی نو وائی چي دا د څارو هسپتال دے که داد انسانانو د پاره، بی ایچ یو جوړه شوې ده؟ نو داسروے جی دوی چي کوم Feasibility وائی هغه خودپیره اورده خبره ده، هغه خو عبدالاکبر خان او وئیل چي هغه شوې ده۔ ددے د پاره خودستی کبني څه خبره پکار ده چي سمدستی پروگرام جوړشی او ددغي نہ مخکبني ورشی۔ یو کمیتی هم دغه دسترکت کبني جوړه شی نو د ممبرانو، دايم پی اے، ایم این ایز او ورسره د حکومت څوک وزیر وی، چي کوم کوم ځائے کبني د څاروو هسپتال، کوم ځائے کبني پولیس والاوردننه شوې دی او هغه ئے قبضه کړے وی، کوم ځائے کبني نور چي وی، هغوې ته ډاکټران مقررشی او هغي د پاره سم کار اوشی۔

مترمه رخصانہ بي بي: سر دے سره Related زمونږه هم یو خبره ده۔ سر! دا کوم چي دسترکت چارسده کبني بی ایچ یوزدی نو دهغه هم دغسې حال دے۔ هلتہ کبني ډاکټران نشته دے او نہ هلتہ په بی ایچ یوز کبني څه سهولیات شته دے۔ د

چار سڌے چي ڄومره آبادي ده۔ نو دهغه په لحاظ باندې هلته کبني هيڅ سهوليات نشته او دنيش برابر دي۔ فرنيچر پکبن دغسي پراته دي او نه پکبني څه دستاف خو خير پر يردئ خو ميديسنز هم پکبني بالکل نشته۔ نو دے طرف ته دهم څه توجه ورکړے شي۔ آبادي په لحاظ د ورکوي لکه چي کوم علاقو کبني زياته آبادي ده نو هغوي ته ميديسن زيات کړئ او چي کوم کمه ده نو هغه تنه د خير دے کم کړئ۔ خودا ده چي هغوي سره د انصاف اوکړے شي۔

مياں ټارگل: سپيکر صاحب! په دي باندې يو منب مالہ را کړئ۔

جناب سپيکر: مياں ټارگل صاحب۔

مياں ټارگل: دا عبدالاکبر خان صاحب کومه خبره چي کوي، حقيقت دادے چي ډير بي ايچ يو يا هسپتالونه داسي دي چي هغي کبني ايکسرے پلانټ شته۔ چي دهغي پندرہ، بيس لاکه، داس لاکه قيمت وي او يو ټيکنيشن چي کوم دے نو هغه تين هزار روپي آخلي، هغه قيمت دومره زيات نه دے۔ نو مونږه دا سوال کوؤ چي دا ډيره اهمه مسئله ده او په ټولے صوبے کبني ده۔ چي کوم بي ايچ يو جوړوي، بلډنگونه شته، مشينري شته۔ د دي د پاره دستاف خواه مخواه په دي دغه کبني څه دغه اوشي ولے چي د خلقو دا اميد وو چي اوس داحکومت راغلو نو Future کبني به زمونږ ستاف راشي او Future کبني به زمونږه ستاف پوره شي۔ نو مونږه سراج الحق صاحب ته داسوال کوؤ چي دا خبره دے ته نه غور خوي چي يره په دي باندې به کميټي جوړو، سوچ به کوؤ، دا به کوؤ۔ دا معمولي غونټي کبني د حکومت خرچي پرے راځي خو هغه خلق چي کوم انتظار کوي چي په کلو کبني وي چي يره جون راغلو، جون نه پس دا Facilities مونږه ته ملاويږي نو مونږه سراج الحق صاحب ته سوال کوؤ چي دے متعلق تاسو مونږه ته يوجامع پاليسي نن را کړئ چي د دي فيصله اوشي۔ او بل سپيکر صاحب مونږه دا وايو چي ستا خدا خو مونږه مخامخ وينو، پريس والا ئے نه وينی۔ مونږه ته دومره بڼه سپيکر ملاؤ شوې دے چي هغوي اوخاندی مونږه پرے قربان شو، نو يقين اوستائي جي۔۔۔۔

(تمتے، تالیاں)

سینئر وزیر: محترم سپیکر صاحب! ارشد خان چي خبره اوکړه چي دے ته خلق د ځناورو هسپتال وائی نو دے سره هم د ځناورو حقوق مجروح کيږي او مونږه د اوایو چي هسپتال د ځناورو د پاره هم پکار دے، دانسانانو د پاره هم پکار دے او دغه وجه ده چي په ټوله صوبه کښي ځائے په ځائے د ځناورو هسپتالونه هه شته او داځناورکه غوا دی، که بیږه دی، هغه اوسې تقریباً زمونږ د ژوند یو اهمه حصه ده او زه وایم چي په هر ترقیاتي معاشره کښي د ځناورو علاج د پاره ممکنه، او اسلام خو حق هم ورکړه دے----

(قطع کلامی)

مولانا محمد مجاهد خان الحسین: دا ارشد خان خو خبره کوی د انسانانو، ارشد خان خو خبرې کوی چي دانسانانو هسپتالونه داسې دی چي هغه د ځناورو په شانته دی۔  
جناب محمد ارشد خان: مه وایئ چي بی ایچ یو نه دغه جوړ کړه دے بلکه چوکیدار ډیر په مخرباندي وائی چي ما تره نه د پنځلس زرو خره خره کړه۔

جناب عبدالاکبر خان: زما په خیال چي منسټر صاحب دا خبره زمونږه Serious نه اخلی۔

جناب سپیکر: Serious که اغستې شی

جناب عبدالاکبر خان: دا خو د دوی خپلے بی ایچ یو برابرے دی۔ پخپله حلقه کښي دوی ته تکلیف نشته دے او یا خودوی چي کوم دے نو Serious نه اخلی۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب! څه داسې همیشه د پاره تاسو خوږه خبرې کوئ خو څه داسې خبرې ورته او کړئ کنه۔

سینئر وزیر: ځکه زه وایم چي ارشد خان د دې خبرې وضاحت مو کوؤ۔

جناب سپیکر: څه جی۔

سینئر وزیر: تر څو د میاں نثار گل صاحب د خبرې تعلق دے نو زه حقیقت دادے چي پخپله ستاسو د دې تجویز مکمل حمایت کوم۔ دومره وخت ورنه غواړمه چي د دې هیلته منسټر سره، د هیلته ډیپارټمنټ سره مونږ کښینواو دهغوی سره دا خبره

صفا کرو چي ڄومره بي ايڇ يو دي، په ڄومره بي ايڇ يو ڪبني ستاف نشته دے او دهغه فعال ڪولو د پاره مونږ ڪومه لاره چاره اختيار ڪړو؟ ځكه چي دا داسي په يو آرڊر څو نه ده چي بس فعال دے شي او هلته ڪبني به فعال شي بلڪه دهغي د پاره وسائل مهيا ڪول، دهغي د پاره پوستونه، دهغي پاره ضرورتونه، هغي د پاره ٽول او دغه شان بيشماره لکه څنگه چي دوي اشاره او ڪړه، بي ايڇ يوز جوږ شوي دي نو دا خواچانک دا ڪار اونه شو ڪنه جي چي پوليس پڪبن ورله، ځناور پڪبني ورله، او نور څيزونه پڪبني ورله، ددے مطلب دادے چي ددي په شا باندي د دريو ڪالو هم دغه شان يو وخت تير شو۔ چي هغه فعال بي ايڇ يوز ولے غير فعال شو؟ چرته ترے نه ڊاڪٽران لارل؟ ولے پڪبني پوليس ورنوتل؟ نو ددي ٽول گند صفا ڪولو د پاره مونږ وخت غواږو او زه بيا درته وایم يعني څه Serious سنجيده طور چي زه ددے تجويز حامي یم۔ زه خپله ديوادے علاقه سره تعلق ساتم چي زما نه ڊسٽرڪٽ هسپتال ڇو ڊيرزيات لرے دے خو چي هغه بنيادي څه هسپتال ورته وائيلے ڪيري نو هغه هم رانه دريو څلورو گهنٽو په فاصله باندي پروت دے۔ نو زما د پاره هم دا د خير خبره ده چي زما په علاقه ڪبني ڪومه بي ايڇ يو ده، هغه مونږ فعال ڪړو خو بهر حال زه چي څه رنگ خپله بي ايڇ يو فعال ڪول غواږمه، دغه شانته د ٽولے صوبے۔ دے پاره مونږه دا غواږو چي مونږ دے متعلقه ڊيپارٽمنٽ سره ڪبنيواو داستاسو تجويز په بنياد باندي يو ايڪشن پلان ترے نه واخلو۔

جناب سپيڪر: جي

محترمہ رخصانہ بي بي: جناب سپيڪر صاحب! اسي بارے ميں ميں ايک گزارش ڪرنا چاهتي هون۔

جناب سپيڪر: ميرے خيال ميں مسٽر صاحب کي يقين دهايوں ڪے بعد (مداخلت) نهیں ٿو اڱر

آپ۔۔۔

محترمہ رخصانہ بي بي: ايک مشوره دينا چاهتي هون۔

جناب سپيڪر: بس ٿيڪ هے۔

محترمہ رخصانہ بي بي: ٿوسر! اس طرح هے ڪه مڪمل سٽاف ٿوهر بي ايڇ يو ميں ضروري هوتا هے ڪيونڪه وهاں سٽاف ڪے بغير بي ايڇ يو چل هي نهیں سکتا ليڪن ميں سمجهتي هون ڪه اسڪے ساٿه ساٿه بي ايڇ يو ميں ايمبولينس ڪا

ہونا بھی بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ بڑے ہاسپٹلز میں جب مریضوں کو لے کر جانا پڑتا ہے تو مریض وقت سے پہلے ہی مر جاتے ہیں کیونکہ وہاں کسی قسم کی ٹرانسپورٹ کی سہولت نہیں ہوتی تو ایمبولینس ضرور ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ رخصانہ بی بی: اس پر کوئی سراج صاحب۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینئر وزیر: مجھے اس پر ان سے اختلاف ہے۔

محترمہ رخصانہ بی بی: کیوں جی؟

سینئر وزیر: مریض کبھی بھی وقت سے پہلے نہیں مرتا۔ ہر کوئی اپنے وقت پہ مرتا ہے اور جہاں بھی کوئی وقت سے پہلے مرتا ہے تو میرے علم میں اس طرح کا کوئی واقعہ نہیں ہے۔ البتہ ایمبولینس سے میرا اتفاق ہے۔

جناب سپیکر: ظفر اللہ خان مروت صاحب۔ آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرمائیں گے؟

(تالیاں)

Mr.Abdual Akbar Khan: Janab Speaker! This is a special concession for Zafarullah

جناب ظفر اللہ خان: شکر یہ جناب سپیکر سر! ایک تو میں منسٹر صاحب سے اختلاف کروں گا کہ انہوں نے انسانوں کے استحقاق کی بات نہیں کی اور جانوروں کی بات کی تو جانوروں کا اس سے استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے ان زرین ارشادات پہ The sitting is adjourned till 9.30 A.M of tomorrow morning.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 11 جون 2003 صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)